ہفت روزہ
ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ ، شمارہ نمبر ۲۲
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

یدہِ ختمِ نبوت سوال و جواب میں • کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے ؟

چغل خوری کی ہلاکت آفرینی اور اس کا سدِباب — زبان اللہ کی عظیم نعمت بھی اور خطرناک نقصان و آفت بھی

کسبِ حلال
اور اس کے ثمرات

روشن چراغ سلسلہ امدادیہ کے مشہور بزرگ
شیخ المشائخ حضرت مولانا
فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت
اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون

اثر مباہلہ
مولوی عبد الحق صاحب غزنوی
بر
مرزا غلام قادیانی

اس مباہلہ کے نتیجہ میں مرزا غلام قادیانی
مولانا عبد الحق غزنوی کی زندگی میں
مرضِ ہیضہ سے ہلاک ہوگیا

سچے اور امانت دار تاجر انبیاء کرام صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھائے جائیں گے
سونا چاندی اور اس کے زیورات کے کاروباری مسائل
قرآن و سنت کی روشنی میں

خوشی

ادیانیت
ہود و نصاریٰ کی نظر میں

اللہ کے نیک بندوں کا مرتبہ

وہ کون لوگ ہیں جو تیرے اہل ہیں جنکو تو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیگا

جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی ہیں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

اولیاء اور صلحاء ہی مقصود کائنات ہیں اور یہی حضرات حصولِ علم کے بعد اس کی حقیقت پر عامل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرے بندہ نے میرے فرض کی ادائیگی سے کسی اور چیز کے ذریعہ میرا قرب نہیں حاصل کیا اور میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اس کو دوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو میں ضرور اس کو پناہ دوں اور میں کسی چیز میں جس کو کرنے والا ہوں تردد نہیں کرتا جیسا کہ مومن کی جان (قبض کرنے) میں تردد کرتا ہوں جبکہ وہ موت کو ناگوار سمجھتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو پسند نہیں کرتا۔ (بخاری شریف)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور آپ حضرت جبرئیل اور وہ اپنے پروردگار عزوجل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: جس نے میرے ولی کی اہانت کی تو اس نے مجھے جنگ کا چیلنج دیا اور میں کسی چیز میں جس کو کرنے والا ہوتا ہوں تردد نہیں کرتا جیسا کہ مومن کی جان قبض کرنے میں، کہ میں اس کی تکلیف کو پسند نہیں کرتا اور اس سے کوئی چارہ بھی نہیں اور میرے بعض مومن بندے ایک نوع کی عبادت کرنا چاہتے ہیں لیکن میں اس کو اس سے روک دیتا ہوں۔ تاکہ اس کے اندر عجب نہ داخل ہو جائے اور وہ اس کو تباہ کر دے۔ اور میرے بندہ نے میرے فرض کی ادائیگی کے برابر کسی اور چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور ہمیشہ میرا بندہ نفل ادا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور میں جس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان اور اس کی آنکھ اور اس کا ہاتھ اور اس کا مددگار ہو جاتا ہوں۔ وہ مجھ کو پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں، اور وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ خلوص اختیار کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہوں اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کو فقر وافلاس ہی درست رکھ سکتا ہے۔ اور اگر میں اس کو کشادگی عطا کر دوں تو اس کو تباہ کر دے اور میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ جن سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان اور اس کی آنکھ اور اس کا ہاتھ اور اس کا مددگار ہو جاتا ہوں وہ مجھ کو پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں، اور وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ خلوص اختیار کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہوں اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کو فقر وافلاس ہی درست رکھ سکتا ہے، اور اگر میں اس کو کشادگی عطا کر دوں تو وہ اس کو تباہ کر دے، اور میرے بعض بندے ایسے ہیں، کہ جس کے ایمان کو غنا اور تونگری ہی درست رکھ سکتا ہے اور اگر میں اس کو کشادگی عطا کر دوں تو وہ اس کو تباہ کر دے، اور میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ جن کا ایمان کو صحت ہی درست رکھ سکتی ہے اور اگر میں اس کو بیمار کر دوں تو وہ اس کو تباہ کر دے۔ میں چونکہ اپنے بندوں کے احوال قلوب کا علم رکھتا ہوں اس لئے اسی کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں یقیناً میں علیم اور خبیر ہوں۔

نیز اسی روایت کو عبدالکریم جزری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مختصراً روایت کیا ہے جس میں ہے کہ میں اپنے اولیاء کی مدد کرنے کے لئے سب سے زیادہ جلدی کرتا ہوں میں ان کے واسطے غضبناک شیر سے بھی زیادہ غضب کرتا ہوں

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ"

بیشک اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھا لیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کر دے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار!

وہ لوگ کون ہیں جو تیرے اہل ہیں جن کو تو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ بے گناہ ہیں، جن کے دل پاک ہیں، جو میرے جلال کے سبب باہم محبت کرتے ہیں، وہ وہ لوگ ہیں کہ جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے تو میرا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور ہم ان کا ذکر کرتے ہیں اور وہ وہ لوگ ہیں جو باوجود کلفت کے پوری طرح وضو کرتے ہیں میرے ذکر کی طرف ایسے ہی رجوع کرتے ہیں جیسے گدھ اپنے گھونسلوں کی طرف میری محبت پر ایسے ہی فریفتہ ہوتے ہیں جیسے بچہ لوگوں کی محبت پر اور میرے محارم کو جب حلال کیا جانے لگتا ہے تو وہ ایسے ہی غضب ناک ہوتے ہیں جس طرح جنگ کے وقت چیتا۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون کو فرعون کے پاس بھیجا تو فرمایا کہ اس کی زینت و متاع تم لوگوں کو تعجب میں نہ ڈالے اور تم دونوں اس کی طرف اپنی آنکھیں نہ اٹھانا اس لئے کہ وہ دنیوی زندگی کی رونق اور دنیا دار

باقی ص ۲۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۰ | ۲۲ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ بمطابق یکم تا ۷ نومبر ۱۹۹۱ء شمسی | شمارہ نمبر ۲۲

مدیر مسئول ــــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: اللہ کے نیک بندوں کا مرتبہ ــــ ۲
۲: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (نعت) ــــ ۴
۳: قادیانی پھر کلیدی عہدوں پر (اداریہ) ــــ ۵
۴: چغل خوری کی ہلاکت آفرینی ــــ ۶
۵: کسب حلال اور اس کے ثمرات ــــ ۹
۶: سونا چاندی اور اس کے زیورات کے کاروباری مسائل ــــ ۱۰
۷: عقیدہ ختم نبوت سوال جواب میں ــــ ۱۴
۸: حضرت مولنا فقیر محمد صاحبؒ کی رحلت ــــ ۱۹
۹: قادیانیت یہود و نصاریٰ کی نظر میں ــــ ۲۱
۱۰: اثر مباہلہ مولوی عبدالحق بر مرزا قادیانی ــــ ۲۲
۱۱: اخبار ختم نبوت ــــ ۲۵
۱۲: قادیانیوں سے انکم ٹیکس وصول کیا جائے ــــ ۲۵
۱۳: دفاع صحابہؓ کانفرنس میں بم کا دھماکہ ــــ ۲۵
۱۴: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام ــــ ۲۵
۱۵: مولنا عطاء محمد صاحبؒ انتقال فرما گئے ــــ ۲۶
۱۶: جنت میں گھر بنائیں ــــ ۲۸

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ ــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ــ طابع: سید شاہد حسن ــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــ مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

گلدستۂ نعت بحضور شافع یوم النشور، راحت قلب و صدور، امام الانبیاء خاتم المرسلین

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محورِ حلقۂ امکان رسولِ خاتم ﷺ
مرکزِ شعبۂ ایمان رسولِ خاتم ﷺ

ساری مخلوق میں ہم پایہ کہاں ہے تیرا
سیّد و سرور و سلطان رسولِ خاتم ﷺ

وجہِ تکریمِ بشر آپ ﷺ کی ذاتِ معلّیٰ
عظمتِ حضرتِ انسان رسولِ خاتم ﷺ

کس میں ہمت ہے تری رفعتِ شان کی سوچے
عرشِ رحمان کے مہمان رسولِ خاتم ﷺ

تو نے احساس کو الفاظ کا جامہ بخشا!
تیرا فرمان ہے قرآن رسولِ خاتم ﷺ!

آپ کا چہرہ کہ ہے کہ رحل پہ رکھا مصحف
زلف ہے سنبل و ریحان رسولِ خاتم ﷺ

حق نے بخشا ہے تجھے رعب و کلامِ جامع
اور رسالت ہے پہچان رسولِ خاتم ﷺ

تجھ پہ کھل جائے گا کر غور مقامِ عبدہٗ
در پہ جبریل ہے دربان رسولِ خاتم ﷺ

حق میں مصباح لب یاقوت ہلا دیں للّٰہ
ہو مرے درد کا درمان رسولِ خاتم ﷺ

ر : قرآنِ خفی ۔ وحی غیر متلو

خواجہ مصباح الدین راٹھور ایم اے ، منڈی کے گوار یہ

قادیانی پھر کلیدی عہدوں پر ـــــ ان کو جلد ہٹایا جائے

قادیانیوں کی باغیانہ حرکتیں نہ پہلے پوشیدہ تھیں اور نہ اب ہیں۔ سابقہ حکومتیں بھی اس بات کو جانتی تھیں اور موجودہ حکومت کو بھی یقیناً قادیانی عزائم سے واقفیت ہوگی کہ قادیانی ملک دشمن ہیں اور وہ اپنے ناپاک عزائم سے اس ملک کو توڑنا چاہتے ہیں

مملکت خداداد پاکستان کو جن حالات کا سامنا ہے اور جو مسائل درپیش ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس وقت ہم ایک نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ پورے ملک میں بے یقینی اور بے چینی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ سندھ ایک طویل عرصے سے جل رہا ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں لسانی فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ پنجاب اور سرحد کے حالات کو بھی تسلی بخش قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ حالات جو پیدا ہورہے ہیں اس میں کس کا ہاتھ ہے اور وہ کون سے عناصر ہیں جو یہ سازشیں کرکے ملک کو کمزور کررہے ہیں؟ یہ امور اس وقت ہمارے زیرِ بحث نہیں۔ اس سلسلے میں ہم پہلے بھی بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ان اندوہناک حالات کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم قدم پھونک پھونک کر رکھتے لیکن حکمران طبقہ کے اقدامات سے پتہ چلتا ہے کہ نتائج سے بے پرواہ ہوکر ایسے فیصلے کرتے چلے جاتے ہیں جس سے پاکستان کو نقصان پہنچنے کا امکان ہی نہیں یقین ہے۔

سیالکوٹ کے ایک ہفت روزہ نے چند ماہ پہلے انکشاف کیا تھا کہ فوج کے کلیدی عہدوں پر بڑی تعداد میں قادیانیوں کو فائز کیا گیا ہے۔ پھر ان قادیانیوں نے فوج میں قادیانیت کی تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں مسلمان فوجیوں میں زبردست ردِّعمل پیدا۔ اس خبر کی اشاعت کو تقریباً ۴ ماہ کا عرصہ ہوگیا لیکن حکمران طبقہ خاموش ہے۔ نہ کوئی تردید اور نہ اقرار ــــ اگر یہ خبر واقعی درست ہے تو پھر ملک کی خیر منانی چاہیئے۔ اس بات کا انتظار کرنا چاہیئے کہ کب وطنِ عزیز کے حصے بخرے ہیں۔

قادیانیوں کی باغیانہ حرکتیں نہ پہلے پوشیدہ تھیں اور نہ اب ہیں۔ سابقہ حکومتیں بھی اس بات کو جانتی تھیں اور موجودہ حکومت کو بھی یقیناً قادیانی عزائم سے واقفیت ہوگی کہ قادیانی ملک کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس ملک میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اس ملک میں ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہے۔ جس کی وجہ سے ہر قادیانی کے دل میں پاکستان سے انتقام کی آگ لگی ہوئی ہے۔ اور ہر قادیانی مرزا طاہر کی اس پیش گوئی کو پورا کرنے کی سعی کررہا ہے کہ "اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔"

اس کے علاوہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں قادیانیوں کا منافقانہ کردار بھی ڈھکا چھپا نہیں۔ ایم ایم احمد قادیانی نے ۱۹۷۱ء میں ملک کو توڑنے کا اہم کردار ادا کیا۔ ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چودھری قادیانی کے زمانہ میں پاکستانی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے ربوہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مرزا ناصر کو ڈائی مار کر سلامی پیش کی۔ ایک عرصہ سے قادیانی اندرونی طور پر ملک کو کمزور کرنے کی مسلسل سازشیں کررہے ہیں۔ اس کے باوجود موجودہ دور میں ان قادیانیوں کو فوج کے اعلیٰ عہدوں اور حساس عہدوں پر فائز کیا جانا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ ہمارے نزدیک خودکشی کے مترادف ہے۔

ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حکومت کے قول وفعل میں تضاد کیوں ہے۔ آخر وہ کون سی مصلحتیں ہیں جس کی وجہ سے قادیانیوں کی وفاداری مشکوک ہونے کے باوجود ان کو نوازا جارہا ہے۔

ہم حکومت سے ایک بار پھر گذارش کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں نرمی نہ برتیں فوج اور دیگر محکموں میں فائز اعلیٰ عہدوں سے قادیانیوں کا اخراج فوراً عمل میں لایا جائے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

چغل خوری کی ہلاکت آفرینی اور اس کا سدِ باب

زبان اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی اور خطرناک نقصان دہ آفت بھی

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

زبان اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے لیکن جس طرح یہ ایک بے بہا نعمت ہے اسی طرح یہ ایک خطرناک اور نہایت نقصان دہ آفت ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"لوگ اوندھے منہ جہنم میں اسی زبان کے باعث ڈالے جائیں گے۔"

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

غرضیکہ زبان کی مثال دو دھاری تلوار کی سی ہے، اگر قرآن وسنت اور احکام الٰہیہ کے مطابق حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے اس سے صحیح کام لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا و رضوان کا بہترین ذریعہ ہے اور اگر اسے حدود شرعیہ کے خلاف چلایا جائے تو پھر یہی جہنم میں لے جانے کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

کذب وافترا اور غیبت وچغل خوری بھی آفات لسانیہ میں سے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ لوگ ان کو معمولی تصور کرتے ہیں جبکہ قرآن وسنت میں ان کی ہلاکت آفرینی کو بطور خاص بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ ان کے ذریعہ سے پھیلنے والی تباہی کے اثرات افراد سے لے کر قوم ومعاشرہ اور ملک و ملت تک محسوس کئے جاتے ہیں۔ ذیل میں ہم چغل خوری سے متعلق قرآن وسنت اور علماء امت کی تصریحات کو بیان کرتے ہیں:۔

قرآن کریم میں سورۃ قلم میں چغل خوری کے لیے سخت عذاب کی وعید فرماتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ایسے شخص کی بات پر اعتماد نہ کیا جائے اور نہ ان کا کہنا مانا جائے چنانچہ ارشاد ہے کہ:

ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم۔ (القلم: ۱۱)

ترجمہ: "اور تو مت کہا مان کسی قسمیں کھانے والے بے قدر کا جو طعنے دے اور چغلی کھاتا پھرے"۔

لیکن افسوس ہے کہ لوگ ہر چغل خور کی بات کو نہ صرف مانتے ہیں بلکہ اس وثوق سے اس پر اعتماد کرتے ہیں کہ کوئی کتنا ہی چغل کو غلط ثابت کرنے کے لیے حقائق پیش کرے۔ ان کو اس کے خلاف یقین نہیں آتا۔ اس بات کے ذیل میں امام قرطبیؒ چغلی کی تعریف اور اس کا مقصد بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

ای یمشی بالنمیمۃ بین الناس لیفسد بینھم... ای یمشی ویسعٰی بالفساد۔ (قرطبی ج ۱۸ ص ۲۳۲)

"یعنی لوگوں میں چغلی کرتا پھرے ان میں جھگڑا و فساد واقع ہو۔"

مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کرتے پھرنا اور فساد پھیلانے کی کوشش کرنا ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا اعتبار اٹھ جاتا ہے اور ارشاد خداوندی کی رو سے اس کی کسی بات کا اعتماد نہیں ہے۔

اسی طرح سورۃ "ھمزہ" میں اللہ تعالیٰ نے چغل خوروں کے لیے ہلاکت اور جہنم کی وعید سناتے ہوئے فرمایا:

ویل لکل ھمزۃ "خرابی اور ہلاکت ہے عیب جُو (یعنی دوسرے کے عیب اچھالنے والے) کے لیے"۔

اس سورۃ کے ذیل میں علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

الویل، معناہ الحزن والعذاب والھلکۃ وقیل وادٍ فی جھنم الھمزۃ قال ابن عباس ھم المشاؤن بالنمیمۃ المفسدون بین الاحبۃ الباغون للبراء العیب فعلی ھذا ھما بمعنی۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرار عباد اللہ تعالیٰ المشاؤن بالنمیمۃ المفسدون بین الاحبۃ الباغون للبراء العیب۔

قرطبی ص ۱۸۱ ج ۲ طبع مصر

ویل کے معنی ہیں حزن، عذاب اور ہلاکت۔ بعض علماء کا قول ہے کہ یہ جہنم کی وادی کا نام ہے "ھمزہ" کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کرتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے مابین فساد کراتے ہیں۔ اور بے عیبوں میں عیب تلاش کرتے پھرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بدترین وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان فساد ڈالتے ہیں اور بے گناہوں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔"

ان تصریحات سے واضح ہوا کہ چغل خوری بدترین لوگوں کا کام ہے جن کا مقصد محض بغض وعناد اور فساد ڈالنا ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لیے جہنم کی وعید ہے بلکہ احادیث کی رُو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قبر سے ہی ایسے لوگوں کا عذاب

شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے :

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی قبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ھذا فکان لا یستنزہ من بولہ واما ھذا فکان یمشی بالنمیمۃ.

(ترمذی ص ۱۲ ج ۱)

”حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا کہ ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے مگر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں انہیں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کی وجہ سے اس عذاب میں مبتلا ہے۔“

بعض محققین نے تو یہاں تک کہا ہے کہ یہاں عذاب قبر اسی چغل خوری کے ہوگا۔ اس کے علاوہ متعدد احادیث مبارکہ میں ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے،

”حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(بخاری و مسلم واللفظ لہ ص ۷۱ ج ۱)

علامہ نووی شرح مسلم میں اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں :

”چغل خور وہ ہے جو شخص جھگڑا کرانے کے لیے ادھر کی بات ادھر لگائے کہ فلاں آدمی تیرے بارہ میں یہ بدگوئی کر رہا تھا یا تیرے خلاف فلاں فلاں منصوبہ بنا رہا تھا وغیرہ وغیرہ۔

مطلب یہ کہ ادھر کی بات ادھر لگا کر بغض و عداوت کی آگ بھڑکائی جائے اور دو مسلمانوں کے درمیان اخوت و محبت کے بجائے نفرت پیدا کی جائے یہ سنگین اخلاقی اور معاشرتی جرم ہے۔

امام غزالیؒ اپنی مایہ ناز کتاب احیاء علوم الدین میں فرماتے ہیں :

”کہ عام طور پر چغلی اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص کسی کو جاکر یہ کہے کہ فلاں نے تیرے بارہ میں یہ بات کہی ہے۔“

جبکہ چغلی صرف اسی ایک شکل کا نام نہیں بلکہ چغلی کی تعریف یہ ہے کہ کسی ایسی بات کو بیان کرنا یا ظاہر کرنا جس کا اظہار ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہو خواہ کوئی بھی اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے، کہنے والا یا جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے یا کوئی تیسرا شخص سب کی ناپسندیدگی برابر ہے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ اظہار تحریری ہو یا تقریری، صراحتاً ہو یا اشارہ اور کنایہ میں یہ سب چغلی کہلائے گا۔

چغلی میں چونکہ مقصود لڑائی، جھگڑا اور بغض و عداوت ہوتی ہے اس لیے اگر چغل خور کی بات پر اعتماد کر لیا گیا تو چغل خور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا اور معاشرہ امن و امان اور چین و سکون سے محروم ہو جائے گا اور اجتماعیت سے نکل کر اکائیوں میں تحلیل ہو جائے گا اس لیے حضرات علماء نے لکھا ہے کہ چغل خور اگر کسی کے سامنے کسی کی چغلی اور برائی کرے تو اس کی چغلی غیر مؤثر اور بے ضرر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل چھ اصولوں کو اپنایا جائے تو انشاء اللہ اس کی چغلی غیر مؤثر ہو جائے گی اور ماحول اس کی ممکنہ ہلاکت آفرینی سے محفوظ ہو جائے گا اور اس سے چغل خور کی حوصلہ شکنی ہوگی تو وہ آئندہ کے لیے چغل خوری کی ہمت ہی نہیں کرے گا۔ وہ چھ اصول یہ ہیں :

۱۔ چغل خور کی بات پر یقین نہ کیا جائے کیوں کہ وہ فاسق ہے اور فاسق آیت کریمہ:

یایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ۔ (الحجرات ۶)

”اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے کر تو تحقیق کرو کہیں زیادتی نہ کر بیٹھو کسی قوم پر نادانی سے“ کی رو سے مردود الشہادۃ ہے اور اس پر اس لیے بھی اعتماد نہ کیا جائے کہ یہ جیسے آپ کے سامنے کسی کی چغلی کر رہا ہے ایسی ہی کسی کے سامنے آپ کی بھی چغلی کھائے گا۔

۲۔ ارشاد باری ”وأمر بالمعروف وانہ عن المنکر“، (بھلائی کا حکم کیجئے اور برائی سے منع کیجئے) پر عمل کرتے ہوئے چغل خور کو اس فعل بد سے منع کیا جائے اسے نصیحت کرتے ہوئے اس کے سامنے چغلی کی قباحت و شناعت اور برائی کو نہایت اچھے انداز اور حسین پیرائے میں بیان کیا جائے کہ وہ آئندہ کے لیے اس سے باز آجائے جیسا کہ بعض اکابرین سے ایسے واقعات منقول ہیں کہ ان کی حکمت و دانائی اور فہم و فراست سے ان کے سامنے چغل خور ہمیشہ کے لیے اس فعل بد سے تائب ہو کر اٹھے جیسا کہ احیاء علوم الدین میں ہے کہ،

”حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک آدمی نے کسی کی چغلی کھائی۔ آپ نے اس شخص کی بات پر اعتماد کرنے اور اس کی حوصلہ افزائی کی بجائے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا : اگر تم چاہو تو ہم تمہارے اس معاملہ کی تحقیق کراتے ہیں پھر اگر تم جھوٹے نکلے تو آیت کریمہ ”فان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا“ کے مصداق فاسق قرار پاؤ گے اور اگر سچے نکلے ہوئے تو آیت کریمہ ”ھماز مشاء بنمیم“ (جو چغلی کھاتا پھرے) کے مصداق چغل خور قرار دیئے جاؤ گے اور اگر چاہو تو ہم تمہیں معاف کر دیں۔ اس شخص نے کہا امیر المومنین! معافی کا خواستگار ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کروں گا۔“

(احیاء علوم الدین ص ۱۵۶ ج ۳ طبع بیروت)

۳۔ ایسے شخص سے بغض رکھا جائے کیوں کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ اور مبغوض ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھیں اس سے بغض رکھنا واجب ہے اور ایسے شخص سے کیوں نہ بغض رکھا جائے جو جھوٹ، غیبت، دھوکہ، خیانت، کھوٹ، حسد، نفاق اور لوگوں کے مابین فساد کرانے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہو۔

پھر اس سے اس لیے بھی بغض اور نفرت ضروری ہے کہ چغل خور، یوں تو جھوٹا اور ناقابل اعتبار ہوتا ہی ہے لیکن اگر بالفرض اس کو سچا مان بھی لیا جائے تب بھی وہ اس شخص سے زیادہ قابل نفرت ہے جس کی چغلی کھا رہا ہے۔ کیوں کہ اس نے اگر کوئی برائی کی بھی ہے تو پس پشت کی ہے مگر موصوف چغل خور صاحب تو منہ پر ہی برائی کر رہے ہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے آپ کو پتھر مارا اور وہ آپ تک نہیں پہنچا مگر آپ کے کسی ”خیر خواہ“ نے اٹھا کر آپ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کے سر پر دوسرے مارا اور ساتھ یہ بھی بتلا دیا کہ یہ پتھر فلاں نے مارا تھا اور وہ آپ تک نہیں پہنچا تھا تو میں نے آپ تک پہنچا دیا۔ بتلایا جائے کہ دور سے پتھر پھینکنے والا زیادہ مجرم ہے یا وہ جس نے آپ کے سر پر مارا!

بالکل اسی طرح کا ایک واقعہ ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ چغل خور سب سے بڑا دشمن ہے چنانچہ منقول ہے کہ:

ایک بزرگ سے ان کے مرید نے عرض کیا کہ حضرت! آپ کا فلاں دشمن آپ کو فلاں فلاں گالیاں دے رہا تھا۔ یہ سن کر حضرت شیخ نے ان سے فرمایا کہ میرا وہ دشمن آپ سے بہتر ہے کہ اس نے پیٹھ پیچھے برا کہا مگر تم تو اس سے زیادہ شوخ چشم اور بے حیا باختہ ثابت ہوئے کہ میرے منہ پر گالی دے رہے ہو

۴۔ جس کی چغلی کھائی جارہی ہے اس کے بارہ میں بدگمانی نہ کی جائے کہ شاید اس نے ایسا کیا ہوگا کیوں کہ ارشاد خداوندی: (یاایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم۔ (الحجرات۔ ۱۲) (اے ایمان والو بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے بے شک بعضے تہمت گناہ ہے)" کی روشنی میں ایسا کرنا گناہ ہے۔

۵۔ چغل خور کی چغلی کے بعد اس شخص کے بارہ میں (جس کی چغلی کھائی گئی ہے) تجسس بھی نہیں ہونا چاہیے یعنی اس کی کھود کرید نہیں کرنا چاہیے کہ شاید اس نے ایسا کیا ہو۔ کیونکہ آیت کریمہ "ولا تجسسوا" (اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا) میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

۶۔ جس کے سامنے چغلی کھائی جارہی ہو اس کو بھی چاہیے کہ وہ خود بھی چغلی کا ارتکاب نہ کرے مثلاً چغل خور کی بات آگے نقل کرتے ہوئے یوں نہ کہے کہ فلاں شخص فلاں کے بارہ میں یہ کہہ رہا تھا۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ بھی چغل خور ہی کہلائے گا کیوں کہ چغل خور کی بات آگے نقل کرنا یا اس کی چغلی کرنا بھی چغلی کے زمرے میں آتے ہیں۔

ہاں البتہ اگر چغلی کھانے میں کوئی دینی یا دنیاوی مصلحت ہو تو پھر نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض اوقات واجب بھی ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی کی جان، مال اور اہل و عیال کو نقصان پہنچانے کی بات کر رہا ہو تو اس کا نقل کرنا جائز ہے تاکہ اس کے شر سے بچنے کی تدبیر کی جاسکے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

قال یاموسیٰ ان الملأ یأتمرون بک لیقتلوک فاخرج انی لک من الناصحین

(القصص آیت ۲۰)

(حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک خیرخواہ) نے کہا اے موسیٰ اہل دربار آپ کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر دیں سو آپ چل دیجئے میں آپ کی خیرخواہی کر رہا ہوں۔

اس طرح حاکم وقت اور افسر مجاز کو اس سے آگاہ کرنا کہ فلاں شخص شرارت انگیز سرگرمیوں میں ملوث ہے چغل خوری کے زمرے میں نہیں آتا۔ بلکہ بعض اوقات عوام الناس اور اپنے آپ کو ظلم سے بچانے کے لیے ایسا کرنا نہایت ضروری اور واجب ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کسی ایسے شخص کے سامنے بھی کسی کی شرانگیزی کا تذکرہ کرنا جائز ہے جس کے بارہ میں ظن غالب ہو کہ وہ اسے اس تکلیف اور پریشانی سے نجات دلانے میں مددگار ثابت ہوگا لیکن مندرجہ بالا مستثنیات کو اپنے نفس کی خاطر اتنا بھی نہ پھیلائے کہ چغلی کے گناہ ہونے کا تصور ختم ہو جائے یا چغلی کو خواہ مخواہ ان مستثنیات میں داخل کر کے اپنے لیے جواز پیدا کیا جائے۔

چغل خوری کی تباہی کا ایک واقعہ

چغلی کس قدر قباحتوں اور خباثتوں کا مجموعہ ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ:

حماد بن سلمہؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام فروخت کیا اور کہا کہ چغل خوری کے سوا اس میں کوئی عیب نہیں خریدار نے کہا مجھے قبول ہے اور خرید کر لے گیا۔ غلام اپنے نئے مالک کے پاس کچھ دن رہنے کے بعد ایک دن اس کی بیوی کو کہنے لگا کہ تیرا شوہر تم سے محبت نہیں کرتا اور وہ تم سے جان چھڑانا چاہتا ہے تم ایسا کرو کہ استرے کے ساتھ رات کو سوتے میں اس کی گدی کے کچھ بال کاٹ لاؤ میں ان پر سحر کر دوں گا جس سے وہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ ادھر جاکر اس کے شوہر سے کہا کہ تمہاری بیوی کا ایک شخص سے معاشقہ چل رہا ہے اور وہ تمہیں قتل کر کے اس سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اگر اعتماد نہ آئے تو کبھی نیند کی شکل بنا کر دیکھ لو۔ چنانچہ شوہر نے ایک دن نیند کی شکل بنائی تو بیوی استرہ لے کر آئی شوہر نے سمجھا واقعی یہ مجھے قتل کرنا چاہتی ہے چنانچہ وہ اٹھا اور اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا اتنے میں بیوی کے گھر والے آگئے انہوں نے شوہر کو قتل کر دیا۔ یوں دو قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ (احیاء علوم الدین ص ۱۵۸ ج ۳)

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق،

ہمارے پاس شفا کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفا کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، وہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، وطاقتور بنانے کے لئے ● تمام مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ

جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

فون دکان 354840

رہائش 354795

چاندنی چوک۔ محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

MUHAMMADI FSD.

کسب حلال اور اس کے ثمرات

عنایت الرحمٰن رحمانی ، ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یاایھاالرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً (سورۃ مؤمنون) اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ نیک کام کرو یہ حکم باری تعالیٰ نے اپنے تمام رسل کو دیا کہ وہ رزق حلال استعمال کریں اور عمل صالح کریں آیت مذکورہ سے علماء کرام نے یہ نکتہ مستنبط کیا ہے کہ رزق حلال اور عمل صالح میں گہری مناسبت ہے ورنہ اکل و شراب کا حکم دینے کے بعد عمل صالح کے حکم کی کیا تک ہے حلال روزی کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اعمال صالح انسان سے سرزد ہوتے ہیں اور حرام روزی کے نتیجہ میں نیک اعمال کی توفیق بتدریج سلب ہو جاتی ہے ....

...... اور حرام خوری کا نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ حرام خور انسان کی نمازیں اس کا صدقہ و خیرات اس کا حج اور اس کی دعائیں شرف قبولیت سے محروم رہتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں اور جسم غبار آلود ہے وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے "یارب یارب" مگر آپ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے پس اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے جو بندہ حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ کرتا ہے اسے قبول نہیں کیا جاتا اس میں سے خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اگر وہ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے تو وہ اس کے لیے توشۂ جہنم بن جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ گوشت جو حرام سے پلا ہے اس کے لیے جہنم زیادہ تر مناسب ہے۔ (مشکوٰۃ) بعض علماء کسب بالید اور محنت مزدوری کو اپنے لیے باعث عار جانتے ہیں اور عوام الناس کا ذہن بھی کچھ اس طرح بن گیا ہے حالانکہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی مختلف پیشے اختیار فرمائے اور اپنے دست و بازو سے اپنے لیے معاش کا انتظام کیا جیسے کہ حضرت آدمؑ کھیتی باڑی کرتے تھے اور کپڑے بننے کا کام بھی آپ سے شروع ہوا اور اہم اور اخریاں بھی حضرت آدم علیہ السلام نے بنائیں حضرت نوح علیہ السلام نجاری یعنی بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام درزی کا کام کرتے تھے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام تاجر تھے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام نے کھیتی باڑی کا کام اختیار فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام مویشی پالتے تھے اور ان کا دودھ اور اون فروخت کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیشہ گلہ بانی تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے حضور علیہ السلام نے اجرت لے کر بکریاں بھی چرائیں اور تجارت بھی کی۔ حضرت سلیمانؑ عظیم سلطنت کے بادشاہ ہونے کے باوجود اپنی گزر بسر کے لیے ٹوکریاں اور زنبیلیں بناتے تھے۔

(مفاتیح الجنان)

انبیاء کرام علیہم السلام نے جو ان مختلف پیشوں کو اختیار فرمایا تو اصل میں باری تعالیٰ نے خود ان کو اس کی تلقین بھی فرمائی اس لیے کہ انبیاء کرامؑ کوئی کام منشاء الٰہی کے سوا نہیں کرتے اور اس میں حکمت یہ بھی ہے کہ حلال روزی کمانا ہر عام و خاص کے لیے ہے دوم یہ کہ امم انبیاء کرام کو یہ ترغیب دینا ہے کہ وہ کوئی پیشہ اختیار کرکے کسب معاش کی جائز صورت نکالیں۔ سوم یہ کہ کسب معاش کے پیشہ کے لیے کوئی طعنہ نہ دے چہارم یہ کہ کسی بھی جائز پیشے والے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھا جائے اور اسے کاشتکاری وغیرہ کا طعنہ دیا جائے اس لیے کہ اس طعنہ کا اثر بالواسطہ اللہ تعالیٰ کے ان منتخب برگزیدہ بندوں تک بھی پہنچ سکتا ہے جنہوں نے ان پیشوں کو اختیار فرما کر انہیں شرف فضیلت بخشا ہے۔

اس کے علاوہ علماء سلف کے حالات کا مطالعہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی قسم کی معاشی جدوجہد کو اپنے لیے باعث عار نہیں جانتے تھے امام ابوحنیفہؒ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ امام داؤد بن ابی ہندؒ کپڑے کے تاجر تھے امام بخاریؒ کے استاد حسین بن ربیع کوفیؒ بوریے بیچتے تھے اس لیے ان کا لقب بھی بواری پڑ گیا امام ابن جوزیؒ تانبے کی تجارت کرتے تھے حافظ الحدیث ابن مردویہؒ دوائیں بیچتے تھے ابوالفضلؒ دمشقی نجار تھے امام ابن خاضیہؒ ابوسعید نحویؒ اور ابن طاہرؒ کتابت کرتے تھے فقہ کی مشہور کتاب مختصر القدوری کے مصنف کا نام قدوری اس لیے پڑ گیا کہ وہ ہنڈیا بناتے تھے کسی صاحب علم کو کسب بالید سے عار ہو بھی کیسے سکتی ہے جبکہ رزق کمانے کے لیے بے شمار فضائل احادیث میں وارد ہیں اور دنیا بھر کے دانشوروں نے اس کی اہمیت اور عظمت کو واضح کیا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت مقداد بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی شخص نے اس کھانے سے اچھا کبھی نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتا ہے اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سب سے پاکیزہ مال جو تم کھاتے ہو وہ ہے جو تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہو (ترمذی، نسائی) حضرت

باقی صفحہ ۲۲ پر

سچے امانت دار تاجر انبیاء کرام صدیقین اور شہداء کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے

سونا چاندی اور اس کے زیورات کے کاروباری مسائل

قرآن وسنّت کی روشنی میں

عبد ضعیف شمیم احمد عرض کرتا ہے کہ آج مجھے زیورات کا کاروبار کرتے ہوئے کم وبیش تقریباً بارہ سال ہوگئے۔ لیکن پچھلے سال یہ بات علم میں آئی کہ دین کی رو سے "سونے چاندی کی خرید وفروخت اُدھار حرام ہے"۔ اس وقت یہ بات ہمارے ایک کاروباری ساتھی نے بتائی تھی جس کو ہم نے قابل توجہ نہیں سمجھا جو کہ سراسر نالائقی تھی۔ کچھ دن پہلے ہمارے کاروبار سے متعلق اخبار جنگ میں مفتی عبدالسلام صاحب کا ایک مضمون چھپا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ نقل کی گئی جس کا مفہوم کم وبیش یوں تھا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب ان کا جنس کے ساتھ جنس کا تبادلہ ہو تو کمی بیشی سُود میں شمار ہوتی ہے۔ ان پانچ چیزوں میں سونا چاندی بھی شامل ہے ... اور ہم یہ جانتے ہیں کہ جب زیورات کے بدلے زیورات کا تبادلہ ہوتا ہے تو ہم اس چیز کا اہتمام بالکل نہیں کرتے۔ صاحبو! یہ پڑھ کر کچھ تشویش ہوئی کہ کاروبار سے متعلق دین کے احکامات معلوم ہوں۔ اس کے بارے میں اپنے کچھ احباب سے مشورہ ہوا تو یہ طے ہوا کہ نہ صرف یہ احکامات معلوم کیئے جائیں بلکہ نفع عام کے لیے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ اس سلسلے میں ترتیب یہ بنی کہ کاروبار سے متعلق جن جن احباب کے ذہن میں جو سوال ہے وہ جمع کر کے ہمیں دے دیں تاکہ اس بارے میں ان طریقوں کا جائز یا ناجائز ہونا معلوم کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے مرشد شیخ مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم سے مشورہ کیا تو حضرت والا نے میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے مفتی محمد عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم کے پاس بنوری ٹاؤن بھیجا۔ جہاں سے یہ سارے جوابات حاصل کیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر محترم بھائی ممتاز احمد صاحب (روبی جیولرز) اور بھائی ممتاز نسیم صاحب (الاعظم جیولرز) کی محنتوں کا تذکرہ نہ کیا جائے تو یہ زیادتی ہوگی۔ ان احباب کی کوششوں، محنتوں اور دعاؤں کا ایک کتاب کو شروع کرنے میں سو فیصد حصہ ہے۔ خدا سے دُعا ہے کہ اس کتاب کو ہم سب کیلئے نافع بنائے اور ہم سب کو حرام سے بچا کر حلال حاصل کرنیوالا بنائے۔ اور آخر میں بندہ ناچیز شمیم احمد اور جناب بھائی ممتاز احمد اور بھائی ممتاز نسیم استدعا کرتے ہیں کہ ہم سب محتاج دعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہم سب کیلئے اور ہمارے والدین کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین

۱: سونے کی خریداری (اُدھار)

الاستفتاء

خالص سونے کی خریداری اُدھار کرنا جبکہ اس میں کوئی اضافی رقم یا منافع نہیں دینا پڑتا۔ ادائیگی خریدار کی مرضی پر ہوتی ہے۔ کوئی قسط وار ادائیگی کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ خریدار کے پاس اگر اگلے روز تمام رقم کا انتظام ہوگیا تو اس نے دے دی یا تھوڑی رقم کا انتظام ہوا تو وہ دے دی یعنی اپنی سہولت سے۔ نیز یہ کہ اس طرح خریداری میں سونا معمولی نوعیت کا ناقص آتا ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

سونا اور چاندی کی خریداری اُدھار میں جائز نہیں ہے۔

الاستفتاء

سونے کی اُدھار خریداری کی دُوسری صورت یہ ہے کہ سونا بالکل خالص آتا ہے۔ مال فوراً مل جاتا ہے۔ قیمت کی ادائیگی ایک ہفتے بعد ہوتی ہے، لیکن بھاؤ (ستر روپے) فی تولہ فی ہفتہ زیادہ دینا پڑتا ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

یہ صورت بھی ناجائز ہے۔

۲: پیشگی سودا (لین دین نقد)

الاستفتاء

آج سونے کا بھاؤ =/۳۶۰۰ روپے فی تولہ ہے سودا ابھی کریں مال تھوڑی دیر بعد ملے گا۔ ادائیگی جس وقت مال ملے گا فوراً ہوگی۔ ادائیگی کے وقت تک اکثر بھاؤ میں کمی بیشی ہوجاتی ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ایسی صورت میں ادائیگی کے وقت جو بھاؤ ہے اس کے مطابق ادائیگی ہوگی یا طے شدہ بھاؤ سے ہوگی۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

صورت مذکورہ کی پیشگی وعدۂ بیع کسی لین دین کے بغیر جائز ہے یعنی

پیشگی وعدۂ بیع ہو جاوے ، رقم اور قیمت سونے کی خرید و فروخت کے وقت ادا کی جاوے قیمت بھی وہی مُعتبر ہوگی جو لین دین کے وقت ہوگی یا فریقین بعد میں طے کریں گے ۔ اور اس میں کمی و بیشی بیع کے وقت جائز ہوگی۔

مسئلہ : پیشگی اس طرح بیع کرنا کہ نہ سونا یا چاندی کو خریدار کے حوالے کیا جائے نہ قیمت دی جائے ، غرض یہ کہ دونوں طرف سے اُدھار ہے تو یہ بیع جائز نہیں کیوں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُدھار کا بھاؤ ، اُدھار سے کرنے کو منع کیا ہے ۔

مسئلہ : جس طرح سونا چاندی میں اُدھار کا بھاؤ اُدھار سے جائز نہیں ہے اس طرح کسی ایک طرف سے اُدھار بھی جائز نہیں ہے کہ قیمت پہلے وصول کر لی جاوے اور سونا یا چاندی کو بعد میں حوالے کیا جاوے یا سونا چاندی کو پہلے حوالے کیا جاوے اور قیمت کو بعد میں وصول کیا جاوے ۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ سونا اور چاندی کی بیع میں دونوں طرف سے نقد اور ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے ۔

الاستفتاء

اس کے علاوہ مختلف طریقوں سے سودے کئے جاتے ہیں ۔ مثلاً یہ کہ سونے کا بھاؤ موجودہ بھاؤ سے دس روپے یا پندرہ روپے فی تولہ کم یا زیادہ لیا جائے گا لیکن مال اگلے روز ملے گا اور ادائیگی مال ملنے پر کل ہی کی جائے گی۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

اس طرح سودا کرنا جائز نہیں ہے کیوں کہ اُدھار کا بھاؤ اُدھار سے ہے جو کہ ناجائز اور ممنوع ہے ۔

الاستفتاء

سونے کا بھاؤ موجودہ بھاؤ سے ۲۵/۰ روپے تولہ کم یا زیادہ ہوگا لیکن مال سات دن کے اندر اندر بیچنے والا جب چاہے خریدار کے حوالے کرے گا اور ادائیگی اسی وقت کرنا ہوگی۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

یہ بھی ناجائز ہے ۔

الاستفتاء

سونے کا بھاؤ موجودہ بھاؤ سے مزید کچھ کم یا زیادہ لیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ سودا ابھی طے کریں لیکن مال سات دن کے اندر اندر خریدنے والا جب چاہے منگا سکتا ہے ۔ ادائیگی مال ملنے پر فوری ہوگی۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ تمام سودے زبانی ہوتے ہیں اور کوئی گواہ بھی نہیں ہوتا مندرجہ بالا معاہدوں میں کسی ایک فریق کی طرف سے انکار کی صُورت میں بھاؤ کا فرق مانگ لیا جاتا ہے ۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

اس طرح بیع اور سودا کرنا جائز نہیں ہے صرف وعدۂ بیع کرنا جائز ہے البتہ اس میں قیمت کا تعین بیع کے وقت ہوگا معاہدہ کے وقت نہیں ۔

۳ : زیورات کی خرید و فروخت

الاستفتاء

ہمارے ہاں عام طور پہ دو طرح کے زیورات ہوتے ہیں ایک قسم کے زیورات میں نگینے ہوتے ہیں اور دُوسری قسم میں نہیں ہوتے ۔ پہلا سوال یہ ہے کہ اُدھار ، لین دین کی ممانعت صرف خالص سونے یا سونے کے بسکٹوں تک محدُود ہے یا سونے کے زیورات بھی اسی زُمرے میں آتے ہیں۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

سونا چاندی کے زیورات میں بھی اُدھار کا بھاؤ جائز نہیں ہے ۔ جبکہ سونا اور چاندی خالص ہو یا زیورات میں اکثریت سونا اور چاندی کی ہو۔

البتہ سونا اور چاندی کے زیورات میں اگر غالب اور اکثریت سونا یا چاندی کا حصّہ نہیں بلکہ نگینے یا دُوسری چیز ہے تو ایسی صورت میں اُدھار کا بھاؤ جائز ہوگا۔

الاستفتاء

دُوسرا یہ کہ اگر زیورات میں بھی اُدھار لین دین کی ممانعت ہے تو کیا زیورات کی اُجرت اور نگینے کی قیمت بعد میں لی جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

جن زیورات میں سونا اور چاندی کے حصّے غالب اور اکثریت میں ہیں تو ان میں لگے ہُوئے نگینے اور زیورات کی اُجرت کی ادائیگی میں اُدھار جائز نہیں ہے ، البتہ اگر نگینے غالب ہیں تو اس کی قیمت یا اُجرت کی ادائیگی میں اُدھار جائز ہے ۔

الاستفتاء

پُرانے گاہک یا قریبی جان پہچان کے لوگ اُدھار پر زیورات خریدنے

کے لئے اصرار کرتے ہیں دوکاندار کے لئے بھی انکار کرنا مشکل ہوتا ہے لینے والا بھی کوئی مجبور نظر آتا ہے۔ اس کی کیا صورت ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

پرانے اور جان پہچان کے گاہک دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو تاجر یا بیوپاری نہیں بلکہ کسی گھرانے کا فرد ہوتا ہے زیورات کی ضرورت پڑتی ہے رقم فی الوقت نہیں ہوتی۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ تاجر اور بیوپاری ہوتے ہیں اُدھار سونا چاندی لیجا کے فروخت کر کے منافع کمانا چاہتے ہیں تو ایسی صورتوں میں پرانے گاہک اگر پہلی قسم کے لوگ ہیں تو دوکاندار کو جب ان پر اعتماد ہے اور ان کے ساتھ پرانے مراسم ہیں تو خریدار کو اتنی رقم قرض دیدے جس سے وہ زیورات کی قیمت ادا کر سکے دوکاندار زیورات کی قیمت قرض دی ہوئی رقم سے وصول کرے اور قرض کی رقم بعد میں خریدار سے وصول کرے۔ اس طرح گاہک کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور دوکاندار کے زیورات بھی فروخت ہو جائیں گے۔ اور اگر گاہک دوسری قسم کے لوگوں میں سے ہیں تو اس صورت میں مذکورہ صورت کو اپنا سکتے ہیں لیکن دوکاندار کے پاس بعض وقت اتنی رقم نہیں ہوتی کہ خریدار کو قرض دے تو اس کے لئے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ خریدار کو سونا یا چاندی فروخت نہ کرے بلکہ اس کو مضاربۃً دے دے کہ سونا اور چاندی بیچ کر جو اصل قیمت کے اوپر منافع ہوگا اس کو فریقین مثلاً نصف نصف میں تقسیم کر لیں گے یا سونے اور چاندی کو فروخت نہ کرے بلکہ خریدار کو کمیشن پر فروخت کرنے کی اجازت دے دے۔ اس طرح لین دین جائز ہے۔

۴: پرانے زیورات کی خریداری

الاستفتاء

زیورات کی تیاری میں یہ ضروری ہے کہ خالص سونے میں ایک مقررہ شرح سے دوسری دھاتوں کو ملایا جائے۔

اس ملاوٹ میں لوگ مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں پرانے زیورات خریدتے وقت خریدار کو اس میں ملاوٹ کی صحیح شرح کا تعین کرنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا خریدنے والا اپنے تجربے کی روشنی میں ایک اندازہ قائم کرتا ہے اور پرانے زیورات میں خالص سونے کا تعین کر کے وقت کے بھاؤ سے قیمت مقرر کرتا ہے اور نقد ادا کر کے ان کو خرید لیتا ہے خریدنے کے بعد ان زیورات کو گلا کر سونے کو صاف کر کے خالص سونا حاصل کیا جاتا ہے جو اپنے اندازے سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ اس نفع و نقصان کی شرعاً کیا حیثیت ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

زیورات خواہ نئے ہوں یا پرانے دوسری دھاتوں کو ملائے بغیر عموماً بنتے نہیں تو جس طرح نئے زیورات میں دوسری دھات کو خالص سونا یا چاندی کی قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے اس طرح پرانے زیورات میں دوسری دھات کو خالص سونا اور چاندی کی قیمت پر خریدا اور بیچا جا سکتا ہے البتہ نئے اور پرانے زیورات کے درمیان فرق قیمت سے کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً نئے زیورات اگر ۳۶۰۰/- روپے تولہ ہے تو پرانے زیور کو فریقین جس قیمت پر راضی ہو جائیں اس پر خریدا اور بیچا جا سکتا ہے۔

الاستفتاء

ایک دوکاندار کے پاس اپنے فروخت کئے ہوئے زیورات آتے ہیں جن میں خالص سونے کا تعین نسبتاً آسان اور صحیح ہوتا ہے۔ ان زیورات کو بازار کے بھاؤ سے کچھ کم بھاؤ لگا کر خریدا جاتا ہے، اس منافع کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

پرانے زیورات کو روپوں میں نئے زیورات سے کم قیمت پر خریدنا فروخت کرنا دونوں جائز ہیں البتہ جب تبادلہ ہوگا زیورات کو زیورات کے بدلہ میں تو اس وقت کمی اور بیشی جائز نہ ہوگی مثلاً پانچ تولہ سونا کے پرانے زیورات کے بدلہ میں پانچ تولہ سونا کے نئے زیورات کا فروخت کرنا جائز ہے لیکن پرانے پانچ تولہ سونا کے عوض نئے چار تولہ خریدنا یا فروخت کرنا جائز نہ ہوگا۔

۵: پرانے زیور سے نئے زیور کا تبادلہ

الاستفتاء

تبادلہ کی صورت میں پہلے دوکاندار پرانے زیور میں خالص سونے کا تعین کرتا ہے گاہک بھی اس اندازے کو قبول کرتا ہے۔ اور پھر نیا زیور پسند کرتا ہے۔ نئے زیور میں سونے کی موجودہ مقدار میں سے پرانے زیور کے سونے کا وزن منہا کر دیا جاتا ہے زائد سونے کی موجودہ بھاؤ سے قیمت جوڑی جاتی ہے اور مزدوری و نگینہ کی قیمت اس میں جمع کر کے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

لے لی جاتی ہے۔ اگر پُرانے زیور میں سونے کا وزن زیادہ ہوتا ہے تو اس کی قیمت واپس کی جاتی ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

یہ صُورت جائز ہے بشرطیکہ پُرانے سونے کا تعیّن صحیح تول سے ہو صرف اندازے سے نہ ہو۔

٦: تبادلہ کی دُوسری قسم

الاستفتاء

گاہک پُرانا مال لاتا ہے تو اس کی قیمت علیٰحدہ مقرر کر دی جاتی ہے اور نئے مال کی قیمت علیٰحدہ مقرر کی جاتی ہے اس میں جو فرق ہوتا ہے صرف اس کا لین دین کر لیا جاتا ہے تبادلہ میں بسا اوقات ایسی صُورت بھی پیش آتی ہے کہ مثلاً پُرانے مال کا کل وزن ٦ تولہ ہوتا ہے اور قیمت پندرہ ہزار روپے مقرر ہوتی ہے اور نئے مال کا وزن ۴ تولہ ہوتا ہے اور قیمت پندرہ ہزار روپے طے ہوتی ہے یعنی صرف مال کا تبادلہ ہوتا ہے۔ نقد روپوں کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ واضح ہو کہ پُرانے مال کا وزن ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

تبادلہ کی ہر صُورت اس شرط پر جائز ہے کہ جس طرح علیٰحدہ علیٰحدہ قیمت کا تعیّن ہوتا ہے اس طرح علیٰحدہ علیٰحدہ قیمت کی ادائیگی بھی ہو جاوے اگر مجلسِ واحدہ میں دونوں سودے ہو جاتے ہیں پھر تو ہر ایک معاملہ کی ادائیگی الگ الگ کر دینا بہتر ہوگا لیکن اگر دونوں معاملہ دو مجلسوں پر ہوتے ہیں تو دونوں کی ادائیگی الگ الگ ہونا ضروری ہے۔

۷: کاریگروں کے ساتھ لین دین

الاستفتاء

زیورات کی تیاری میں کئی مراحل ہوتے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر زیورات کی تیاری تقریباً ناممکن ہے ایک سونے میں ملاوٹ، دُوسرے سونے کا گھٹنا یا کم ہونا یعنی چھیجت۔ سونے میں ملاوٹ کی خاص شرحیں مقرر ہیں اسی طرح چھیجت کی بھی خاص شرحیں مقررہ ہیں۔ دوکاندار عام طور پر کاریگر کو خالص سونا دیتے ہیں اور اس میں ملاوٹ کی خاص شرح بھی بتاتے ہیں تاکہ وہ اس ملاوٹ کا ذمہ دار رہے۔

مثال: کیرطرح پر ۱۰ تولہ خالص سونا دیا اور ملاوٹ ۱۰ ماشہ بتائی۔ کُل وزن کاریگر کے نام میں ۱۰ تولہ ۱۰ ماشہ لکھا اب ملاوٹ شدہ سونے کا زیور بن کر آتا ہے جس کا وزن ۸ تولہ ہے۔ مقررہ شرح سے اس کی چھیجت یا گھٹت ٦ ماشہ بنتی ہے۔ اب کُل ۸ تولہ ٦ ماشہ وزن جمع کیا، باقی ۲ تولہ ۴ ماشہ ملاوٹ شدہ سونا واپس لے لیا یا آئندہ کام کے لئے چھوڑ دیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سونا خالص دیا، واپس لیا ملاوٹ شدہ سونے کا زیور۔ وزن میں کم اس لین دین کی شرعاً کیا حیثیت ہے۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

کاریگر صانع اور کارندہ ہوتا ہے دُوسرے الفاظ میں اجیر عام ہے۔ اس کو اُجرت ملے گی باقی سونے میں کمی و بیشی ایک فطری امر ہے جس کا جوابدہ کاریگر نہیں ہے جبکہ وہ امانتداری سے کام کرتا ہے اس میں کسی قسم کی خیانت نہیں کرتا، لہٰذا کاریگر کا مکمل زیورات واپس کرنا زیورات بنانے والے کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔ کاریگر کو صرف مزدوری ملتی ہے اور باقی سونا بھی زیورات کے مالک کو مل جاتا ہے۔ لہٰذا اس طرح معاملہ کرنا جائز ہے۔

۸: چھیجت یا سونے کی گھٹت

الاستفتاء

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ زیور بنانے کے ہر مرحلہ میں سونا گھٹتا ہے، یعنی ضائع ہوتا ہے۔ سونے کے باریک باریک ذرات کو مکمل طور پر جمع نہیں کیا جا سکتا۔ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے بازار میں لوگوں نے اس گھٹت کی شرحیں مقرر کر دی ہیں۔ مثلاً کاریگر اگر ایک تولہ کا زیور بنا کر دیتا ہے تو اس کو اس پر ایک ماشہ چھیجت دی جاتی ہے یعنی ایک ماشہ اضافی سونا دیا جاتا ہے۔

کاریگر کو زیور بنانے کے دوران جو سونا گھٹنے کی صُورت میں نقصان ہوتا ہے اس کی مقدار کبھی مندرجہ بالا شرح سے کچھ زیادہ ہوتی ہے یا کبھی کچھ کم ہوتی ہے۔

اگر زیور بنانے میں اس کے پاس سونا کم گھٹتا ہے تو اس کو کچھ سونا بچ جاتا ہے اور اگر گھٹت مقررہ شرح سے زیادہ ہوتی ہے تو نقصان ہوتا ہے مگر چھیجت اس مقررہ شرح کے مطابق ہی دی جاتی ہے واضح رہے کہ ایک زیور بنانے میں کُل کتنا سونا گھٹتا ہے اس کا پورا پورا حساب رکھنا مشکل ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح سے سونے کی بچت یا نقصان کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

باقی آئندہ

عقیدۂ ختم نبوت

سوال و جواب میں

حکیم محمد سعید
منڈی بہاؤالدین

سوال: کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ جسے اللہ تعالیٰ بنائے وہی بنتا ہے مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء

س: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ منصب نبوت و رسالت وہبی ہے کسبی نہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

(۱) اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

(پارہ ۸، رکوع ۲)

ترجمہ: اللہ اپنی رسالت کے موقع کو خوب جانتے ہیں کسی کی آرزو اور خواہش کو اس میں دخل نہیں۔

(۲) وماکنت ترجوا ان یلقیٰ الیک الکتاب۔ الا رحمۃ من ربک:

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھے کوئی امید نہ تھی کہ تجھ پر کتاب نازل کی جائے گی ہاں صرف تیرے پروردگار کی رحمت سے۔

ان ہر دو آیات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ منصب نبوت و رسالت وہبی ہے کسبی نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔ نبوت کیا ہے ایک جوہر خداداد ہے۔ اگر کسب سے ہوتا تو سب لوگ نبی ہو جاتے۔

(ملفوظات احمدیہ ص ۹۵، ۳ ج اول)

س: سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں اور سب سے پچھلے کون

ج: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

یا اباذر اوّل الانبیاء آدم و آخرھم محمدؐ

(ابن حبان و حکیم ترمذی)

ترجمہ: سب انبیاء کرام میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ ہیں اور سب سے آخری حضرت محمدؐ ہیں۔

س: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی اور پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

ج: نہیں: کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے آپ کے بعد قیامت تک کسی کو مرتبہ نبوت و رسالت نہیں دیا جائے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔

س: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں؟ اور آپ کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

ج: اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین: پ ۲۲۔

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہیں ختم کرنے والا نبیوں کا۔

ف: یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴، مصنفہ مرزا قادیانی)

س: خاتم النبیین کی تفسیر خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے؟

ج: ہاں! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خاتم النبیین کی تفسیر انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے میں ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ابوداؤد و ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

س: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تفسیر خاتم النبیین کی لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے کیا مرزا قادیانی نے بھی اس تفسیر کو قبول کیا ہے؟

ج: ہاں! مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ وہ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا رحیم و کریم نے ہمارے نبی اکرمؐ کو بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور ہمارے نبی نے خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور طالبین حق کے لیے یہ بات واضح ہے حدیث لا نبی بعدی میں بھی لا، نفی عام ہے

(ایام الصلح ص ۱۴۶)

س: کیا خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنتے ہیں جیسا کہ قادیانی کہتے ہیں:

ج: نہیں مہر کے معنی نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ معنے محاورات عرب کے بالکل خلاف ہے ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہی معنے ہیں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے۔ اور خاتم المہاجرین کے معنی ہوں کہ اس کی مہر سے مہاجر بنتے ہیں اور اسی طرح خاتم اولاد کے معنے ہوں کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہو۔ یہ معنے خود قادیانیوں سے بھی خلاف پڑیں گے کیوں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو خاتم الاولاد کہتا ہے کہ میں اپنے والدین

کے گھر آخری بچہ تھا حوالہ آگے آرہا ہے۔

س: اگر خاتم بمعنے مہر لیے جائیں تو کیا حرج ہے؟

ج: خاتم بمعنے مہر محاورات عرب کے خلاف ہے لیکن اگر خاتم بمعنے مہر لیا جائے تو بھی ہمارے خلاف نہیں کیوں کہ مہر کے معنے بھی بند کرنے کے ہیں جس کو سر بمہر کردن کہتے ہیں۔ اور خود مرزا قادیانی بھی مہر کے معنے بند کرنے کے لکھتا ہے۔

"بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی ہے اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۱۵، ج ۱۱)

س: قرآنی اصطلاح میں مہر کا استعمال واضح الفاظ میں بیان ہونا چاہیئے۔

ج: مہر لگانا اور سر بمہر کرنا سے غرض یہ ہوا کرتی ہے کہ نہ کوئی چیز اندر جائے اور نہ کوئی چیز اندر سے باہر آئے قرآن شریف بیان کرتا ہے۔

ولیسقون من رحیق مختوم ختمہ مسک

(پ ۳۰)

ترجمہ: جنتیوں کو پینے کے لیے شراب خالص سر بمہر جس پر کستوری کی مہر لگی ہوگی ملے گی۔

شراب کی بوتل کے منہ پر کستوری لگا کر اس پر مہر کردی جائے گی جو اس بات کی علامت ہوگی کہ اس شراب کی بوتل میں سے نہ کچھ نکالی گئی ہے اور نہ باہر کی کوئی چیز اس میں داخل کی گئی ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم (سورۃ یٰسین)

ترجمہ: آج کے دن ہم مہر لگادیں گے ان کے مونہوں پر اور کلام کریں گے ہم سے ہاتھ ان کے اور گواہی دیں گے پاؤں ان کے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ بجائے منہ سے بولنے کے ہاتھ اور پاؤں کلام کریں گے اور منہ سر بمہر ہوگا۔ منہ کے راستے سے کوئی کلام باہر نہ نکلے گی۔

س: کیا مرزا قادیانی نے اپنی کسی تحریر میں خاتم بمعنے بند کرنا یا بند ہونے کے لیے ہیں؟

ج: ہاں مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب ص ۱۵۷ بار سوم ۱۹۲۸ء مطبع ضیاء الاسلام قادیاں میں لکھا ہے:

"میرے ساتھ ایک لڑکی ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی نے شکم مادر پر ایسی کاری مہر لگادی کہ اس کے بعد اولاد پیدا ہونا بند ہوگئی اور مرزا قادیانی چراغ بی بی کا آخری بچہ تھا۔

س: کیا خاتم النبیین بمعنے افضل بھی لیے جا سکتے ہیں یعنی خاتم النبیین کے معنے ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے افضل ہیں؟

ج: خاتم بمعنے افضل کسی لغت اور محاورہ عرب میں استعمال نہیں اور خاتم الشعراء اور خاتم المحدثین نہیں ہے قائل کے خیال کے مطابق جس کا علم محدود ہے وہ خدائی علم کو احاطہ کیے ہوئے نہیں ہے مراد متکلم یہی ہے کہ وہ آخری شاعر اور آخری محدث ہے۔

س: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص قوم یا خاص ملک یا خاص وقت کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں جبکہ پہلے انبیاء اپنی اپنی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

ج: نہیں بلکہ سردار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا اور قیامت تک کے آنے والے لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے قرآن شریف میں ہے۔

(۱) قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا:

اللہ تعالیٰ نے حضور سے فرمایا کہ آپ اعلان کردیں کہ اے قیامت تک کے آنے والے لوگو! بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔

الناس سے مراد تمام دنیا کے انسان اور قیامت تک کے آنے والے لوگ مراد ہیں سب کی طرف خطاب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یایھا الناس اعبدوا ربکم۔ اے لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو اس آیت میں الناس سے مراد تمام دنیا کے انسان اور قیامت تک آنے والے لوگ مراد ہیں کوئی خاص قوم یا خاص ملک یا خاص وقت کے لوگ مراد نہیں۔

(۲) وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام ہی انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

حدیث شریف میں بھی یہی مضمون موجود ہے سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ و بعثت الی الناس کافۃ (بخاری)

ترجمہ: پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے رہے اور میں سارے انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

مذکورہ بالا آیات اور حدیث شریف واضح طور پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں لہٰذا آپ کے بعد کسی نبی ظلی ہو کر بروزی ایرانی ہو کہ قادیانی کی ضرورت نہیں رہی۔

س: کیا سردار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے دور نبوت و رسالت میں کوئی شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرسکتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں کیونکہ سردار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور نبوت و رسالت میں کسی شخص کا دعوئے نبوۃ و رسالت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص نصف النہار (دوپہر) کے وقت جب کہ سورج عین سر پہ ہو تو روشنی کے لیے لالٹین جلائے۔ سو

صبح ویلے لوڑ کا ہدی شمع نوں جگاندی
سارا جگ جاندائے لوڑ نہیں سُناندی
دل دی روشنائی وچہ دیوا بجھنے بالیا!
ایمان دا دیوالہ اوہے کدھ کے وکھا لیا!

س: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نبی اکرم ؐ کو سراجا منیرا فرما کر سورج کے ساتھ کیوں تشبیہ دی ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ؐ کی شان میں فرمایا ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔ (پ ۲۲ رکوع ۳)

ترجمہ: اے نبی بتحقیق ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ

اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا طرف اللہ کے ساتھ حکم اس کے کہ اور چراغ روشن یعنی سورج۔

دوسرے مقام پر سورج کو سراجا فرمایا ہے۔

تبارک الذی جعل فی السماء بروجا و جعل فیہا سراجا وقمرا منیرا۔

(پارہ ۱۹)

ترجمہ: بہت برکت والا ہے جس نے کئے آسمان برج اور کیا اس میں چراغ یعنی سورج اور چاند روشن۔

سورج کو جو کمال خالق نے عطا فرمایا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے جونہی سورج نکلتا ہے تو چاند ہو یا ستارے برقی قمقمے ہوں یا قمقمے گیس ہو یا لالٹین حتیٰ کہ مٹی کا دیا سبھی کے سب ماند پڑجاتے ہیں اگر کوئی شخص سورج کی موجودگی میں کسی قسم کا چراغ روشن کرے کہ اس سے روشنی حاصل کرے سب لوگ اس کو دیوانہ کہیں گے۔ بعینہ جیسے سورج سے پہلے چاند اور ستارے جگمگاتے ہیں اور رات کی تاریکی کو روشنی سے بدل دیتے ہیں ایسے ہی سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام چاند اور ستاروں کی طرح جہان سے کفر و شرک اور بداخلاقی کی تاریکی کو دور کرنے کے لیے رب العزت نے بھیجے تھے مگر سب کے بعد جب خاتم النبیین و المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سب ہی انبیاء علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں اور آپ نے سورج کی طرح تمام جہان سے کفر و شرک اور الحاد کی گھٹاٹوپ تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جیسے سورج کی موجودگی میں کسی چراغ کی ضرورت نہیں رہتی ایسی ہی حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور نبوت میں کسی نبی ظلی ہو یا بروزی کی ضرورت نہیں رہتی یہ بھی ایک وجہ تشبیہ ہے۔

س: کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے ذریعہ دین اسلام کو کامل اور مکمل کر دیا ہے یا کہ آپ ؐ نامکمل اور ادھورا دین مسلمانوں کو دے کر دنیا سے تشریف لے گئے۔

ج: وہ دین جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلا تھا اور تکمیل کی طرف تدریجاً بڑھ رہا تھا اس کی تکمیل آخرکار حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء ؐ کے دست مبارک سے ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا۔

س: کیا حضرت محمد مصطفیٰ کے آخری نبی ہونے کے متعلق احادیث نبوی میں بھی ثبوت ملتا ہے!

ج: ہاں! بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور اکرم محمد مصطفیٰ آخری پیغمبر ہیں۔ اور آپ کے بعد قیامت تک کسی آدمی کو منصب نبوت و رسالت نہیں ملے گا ہم چند احادیث درج کرتے ہیں:

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان ربکم واحد واباکم واحد ودینکم واحد ونبیکم واحد لا نبی بعدی۔

ترجمہ: فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو یاد رکھو بے شک تمہارا خدا ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے اور تمہارا دین ایک ہے۔ اور تمہارا نبی ایک ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد۔

ترجمہ: فرمایا نبی اکرم ؐ نے میں تمہارے باپ کی مانند ہوں (جمع الجوامع للسیوطی)

یعنی میرے سوا تمہارا کوئی روحانی باپ نہیں جس طرح تم اپنا ایک ہی باپ سمجھتے ہو کوئی دوسرا باپ بنانے کیلئے تیار نہیں اسی طرح مجھ کو بھی سمجھو اور میری روحانی ابوت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرو۔

(۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم وانتم تسئلون عنی۔

(مسند احمد ۱۹۲ ج ۲)

ترجمہ: فرمایا اکرم ؐ نے اے لوگو خبردار رہنا اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا میں آخری نبی ہوں اور تمہارے بعد کوئی امت نہ ہوگی کیونکہ تم آخری امت ہو اور تم کو آخرت کے دن میری نسبت ہی سوال ہوگا اور کسی کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا۔

گویا آپ نے آخری وصیت فرما دی کہ میرے بعد کسی کو نبی نہ بنانا اب جو کسی کو آپ کے بعد نبی مانے گا وہ آپ کی آخری وصیت کا بھی منکر ہے۔

(۵) ان لی اسماء انا محمد وانا احمد الی قولہ وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ: نبی اکرم ؐ نے میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۶) قال النبی ؐ لو کان ۔۔ بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: نبی اکرم ؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن الخطاب ہوتے۔

حضرت عمر بن خطاب باوجود استعداد پیغمبری ہوتے ہوئے پیغمبر نہیں ہوئے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں آپ کے کسی پیغمبر کی ضرورت نہیں۔

س: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آخری نبی ہو سکتے ہیں حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور آپ چالیس سال دنیا میں زندہ رہ کر وفات پائیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں مدفون ہوں گے۔

ج: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے یہ معنے اور مطلب ہے کہ آپ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت و رسالت نہ دیا جائے گا اور حضرت عیسیٰ ؑ ان میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بن چکے ہیں اور حضرت عیسیٰ ؑ جب آئیں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے اس کی مثال ایسے ہی ہے

کہ مثلاً ڈپٹی کمشنر گجرات کسی وجہ سے ضلع جہلم میں چند یوم کے لیے جائے تو جتنے دن ضلع جہلم میں رہے گا اتنے دن ان قوانین پر عمل کرے گا، جو قوانین ڈپٹی کمشنر ضلع جہلم نے جاری کیے ہوئے ہیں ان پر عمل نہیں کرے گا۔ یہی مثال حضرت عیسیٰؑ کی ہے کہ وہ دور نبوت حضرت محمد مصطفیٰؐ میں آکر شریعت محمدیؐ کے مطابق زندگی بسر کریں گے لہٰذا ختم نبوت محمد مصطفیٰؐ میں کچھ فرق نہیں پڑے گا اور حضرت عیسیٰؑ اب آسمان پر زندگی گذار رہے ہیں وقت مقررہ پر جس کا علم رب العزت کو ہے نازل ہوں گے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

س: کیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے دعوائے نبوت کرنے والوں کے متعلق کچھ وعید اور ناراضگی بھی فرمائی ہے؟

ج: نبی اکرمؐ نے اپنی امت میں سے دعوائے نبوت و رسالت کرنے والوں کے متعلق سخت سخت وعید اور ناراضگی فرمائی ہے۔

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: فرمایا نبی اکرمؐ نے میری امت میں تیس ۳۰ بڑے جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعوائے نبوت کرے گا باوجودیکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پیدا ہوں گے دجال جھوٹے قریب تیس ۳۰ کے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ بے شک وہ اللہ کا رسول ہے۔

ان احادیث سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ آپؐ کے بعد دعوائے نبوت و رسالت کرنے والے مکار اور جھوٹے ہوں گے۔

س: کیا سردار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰؐ نے اپنی کچھ خصوصیات بھی بیان فرمائی ہے۔ جو سابقہ انبیاء کرامؑ میں نہ تھیں؟

ج: ہاں نبی اکرمؐ نے خود اپنی کچھ خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو سابقہ انبیاء علیہم السلام میں نہ تھیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت بجوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا و ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں فضیلت دیا گیا ہوں سابقہ نبیوں پر ساتھ چھ چیزوں کے (۱) میں کلمے جامع دیا گیا ہوں (۲) میں رعب ڈالنے کے ساتھ فتح دیا گیا ہوں (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ (۴) اور میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کی گئی۔ (۵) میں ساری خلقت کی طرف بھیجا گیا ہوں (۶) اور میرے ساتھ ہی نبوت ختم کی گئی۔

کلمے جامع یعنی کلام مختصر جو معانی کثیرہ کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات اور الدین النصیحۃ مختصر کلام ہے مگر ان کے معانی بیان کرنے میں اہل علم حضرات نے اوراق کے اوراق پُر کر دیئے ہیں۔ نصرت بالرعب دوسری روایت میں ہے نصرت بالرعب مسیرۃ شھر فتح دیا گیا ہیں ساتھ رعب ڈالنے کے دشمنوں کے دل میں ایک مہینہ کی مسافت سے یعنی میرے اور دشمن کے درمیان ایک مہینہ کی مسافت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ دشمن کے دل میں میری دہشت ڈال دیتا ہے اور وہ مارے ڈر کے بھاگ جاتا ہے۔ احلت لی الغنائم دوسری روایت میں ہے احلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھ سے پہلے جعلت لی الارض مسجدا وطھورا اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی تیمم سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔ وارسلت الی الخلق کافۃ دوسری روایت میں ہے کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ بخاری ومسلم اور نبی بھیجے جاتے تھے مجھ سے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف خاص کر اور میں بھیجا گیا ہوں تمام لوگوں کی طرف وختم بی النبیون، دوسری روایت میں ہے انا خاتم النبیین و لا فخر میں ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں یعنی آخری ہوں اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہوں۔

یہ حدیث ہم حق بین کے لیے کافی ہے۔

س: قادیانی مرزائی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں کیا یہ دعویٰ مرزائیوں کا صحیح ہے۔

ج: قادیانی فریب دیتے ہیں اور دھوکہ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

س: قادیانی کیسے دھوکہ دیتے ہیں۔

ج: قادیانی کہتے ہیں ہم بھی قرآن شریف کو اللہ کی سچی کتاب مانتے ہیں اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر یقین رکھتے ہیں خود مرزا قادیانی کی بعض کتابوں میں اس مضمون کی عبارات موجود ہیں۔ مگر یاد رکھو قادیانی آیت خاتم النبیین کے معنے خلاف منشار قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت اور محاورات عرب کے کرتے ہیں جیسا کہ اوپر سوال و جواب میں بیان ہو چکا۔ لہٰذا ان کے فریب میں نہ آنا چاہیے۔

ارتداد مرزا قادیانی

س: اصطلاح شریعت محمدیہ میں مرتد کی تعریف کیا ہے؟ مرتد کس کو کہتے ہیں؟

ج: مرتد کی تعریف ھو الرجوع من الاسلام الی الکفر امام راغب مفردات ص ۱۹۲۔ اسلام سے کفر کی طرف پھر جانا۔ تفصیل کوئی مسلمان صریحاً اسلام سے انکار کر بیٹھے یا بعض ضروریات دینیہ اور قطعیات شرعیہ سے انکار کرے۔ دونوں صورتوں میں ایسا شخص مرتد یعنی اسلام سے نکل کر کفر میں جانے والا ہے۔ العیاذ باللہ۔

س: کیا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت مرتد ہیں۔

ج : بے شک مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت یعنی اس کو ماننے والے مرتد ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی پہلے مسلمان تھا اور جمہور اہل اسلام کے سے عقائد رکھتا تھا اس کے بعد اس نے ضروریات دینیہ اور قطعیات اسلام مثلاً ختم نبوت فرضیت جہاد اور رفع و نزول حضرت عیسیٰؑ کا انکار کیا اور توہین انبیاء علیہم السلام کھلے طور پر اپنی تصنیفات میں شائع کی اور اپنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا جو کہ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور عقائد جمہور اسلام کے خلاف ہے اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے مرتد ہو گئے یعنی اسلام سے نکل کر کفر میں چلے گئے۔

مختصر تفصیل وجوہات ارتداد

مرزا غلام احمد قادیانی کا پہلے عقیدہ " مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:" اور خدا جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اور نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(آسمانی فیصلہ ص۳ تبلیغ رسالت ص۲ ج۲)

(۳) ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات ص۲۲۴)

دعوائے نبوت و رسالت

اس کے بعد ختم نبوت کا انکار کیا اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے کافر و کاذب اور ملعون و مرتد ہوا۔

انکار ختم نبوۃ

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بنا کر بھیجا (دافع البلاء ص ۱۱) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی ۶۸)

انکار فرضیت جہاد مرزا قادیانی

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
لوگوں کو یہ بتاؤ کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(درثمین ص۵۲ مطبوعہ ربوہ)

وحی نبوت کا دعویٰ

اللہ کی قسم میں اپنی وحی کو مثل قرآن منزّہ اور کلام مجید سمجھتا ہوں اگرچہ لاکھوں انبیاء ہوئے ہیں لیکن میں

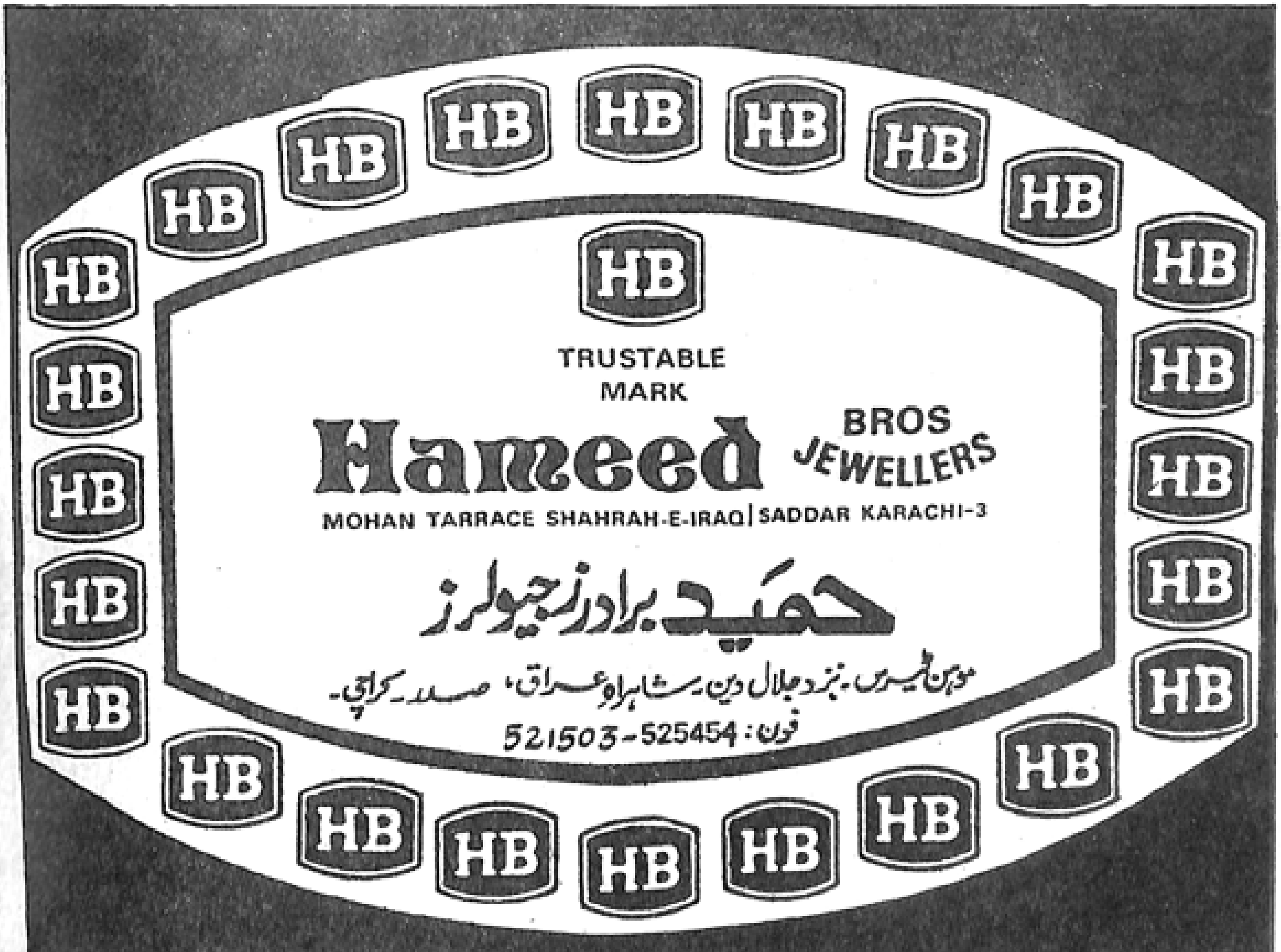

عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں جو یقین عیسیٰؑ کو انجیل پر موسیٰؑ کو تورات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پر تھا وہی یقین مجھے اپنی وحی پر ہے جو کوئی اس کو جھوٹ کہے وہ لعین ہے۔ (ترجمہ از نزول المسیح ص ۹۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں

عیسیٰ شراب پیا کرتا تھا شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح ص ۶۵)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و
اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء)

مسیح علیہ السلام کا خاندان یسوع کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

ان وجوہات مذکورہ بالا کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت مرزائیہ کافر کاذب اور مرتد ہیں۔

حالت مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی کے ماموں زاد بھائی احمد بیگ کو ایک دفعہ کسی ضروری کام کے لیے غلام احمد کے پاس جانا پڑا اور وہ کام احسان اور ایثار پر مبنی تھا یعنی احمد بیگ یہ چاہتا تھا کہ غلام احمد مجھ پر کچھ احسان کرے مگر اس احسان اور سلوک و مروت کے عوض غلام قادیانی نے احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی بیگم کے رشتہ کی اپنے لیے درخواست کردی۔

اس غیرت مند انسان نے مرزا غلام قادیانی کی اس درخواست کو غیر شریفانہ سمجھتے ہوئے ٹھکرا دیا اور بقول مرزا غلام قادیانی وہ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔

مرزا قادیانی نے کیسے خاک اڑائی۔

اوّل احمد بیگ کو طمع اور لالچ دیا جب رشتہ سے ناامید ہوا تو ڈرایا دھمکایا اور اپنے تمام عزیز و اقارب سے قطع رحمی کی۔

نالہ ہے سو بے اثر اور آہ بے تاثیر ہے
سنگدل کیا تجھکو کہئے اپنی ہی تقدیر ہے

روشن چراغ سلسلۂ امدادیہ کے مشہور بزرگ
شیخ المشائخ حضرت مولانا
فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

اِنا للہ وانا الیہ راجعون

۲۲ ربیع الاول ۱۲ ۱۴ھ مطابق ۲؍اکتوبر ۱۹۹۱ء رات آٹھ بجے بزم اشرف کے روشن چراغ سلسلہ امدادیہ کے مشہور بزرگ شیخ طریقت مجاہد جہاد کشمیر شیخ المشائخ خشیتِ الٰہی کے پیکر تقویٰ و پرہیزگاری کی عملی تصویر مجاہدین افغانستان کے دعاگو و سرپرست مرجع علماء کرام فلسطینی مسلمانوں کے دردمند عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فنا عرفی اللہ کے مرتبہ پر فائز مرشد کامل اللہ کے خوف میں ہمہ وقت رونے والے حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کی رونق بکاء (رونے والے) کا لقب پانے والے حضرت مفتی محمد حسنؒ کے شاگرد خاص گلشن دیوبند کے ممتاز پھول آسمانِ تصوف کے درخشاں ستارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمتوں کے امین متبع سنت و شریعت اہل دل عالم و فاضل سالک راہ حق سلسلہ اشرفیہ تھانویہ کی عظیم شخصیت شیخ کامل حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ اس دارِ فانی سے اپنے عقیدت مندوں اور مریدین کو روتا چھوڑ کر اپنے خالقِ حقیقی اور منزلِ اصلی کے سفر پہ روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر ذی نفس کی موت کا وقت مقرر ہے اور کوئی جان بھی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنی موت کے وقت کو نہ ایک منٹ پہلے کرسکتی ہے اور نہ بعد میں۔ انبیاء کرام سے لیکر عام آدمی تک کے لئے سفر آخرت سے مفر نہیں۔ بس فرق یہ ہے کہ کسی نے پہلے جانا ہے اور کسی نے بعد میں۔ مومن کی موت اس کے لئے راحت اور ابدی آرام کا باعث اور کافر منافق کی موت اس کے لئے عذاب اور تکلیف کا باعث۔ مومن موت کو خوشی اور فرحت کے ساتھ قبول کرتا ہے اور کافر پر موت دنیا کی سب سے بھاری اور تکلیف دہ چیز ہے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ کافر کی روح قبض کرنے کی مثال دنیا میں ایسی ہے جیسا کہ ایک کانٹے دار شاخ کو جسم سے نکال کر کھینچا جائے۔ اور مومن کی روح بڑی راحت سے جسم سے نکال لی جاتی ہے۔ اس لئے اللہ والوں کو دیکھا گیا کہ جب ان کا وقتِ مقررہ آتا ہے تو وہ ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اس وادی میں قدم رکھتے ہیں۔ ملک الموت کی آمد کا خوشی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔

سیدی و مرشدی حضرت مولانا فقیر محمد صاحب کے آخری لمحات کے بارے میں صاحبزادہ عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی آسانی سے موت عطا فرمائی جس کا تصور بھی انسان نہیں کرسکتا۔ نہ کوئی شدید بیماری۔ نہ ہائے اف کا شور نہ اسپتال کا چکر۔ کبھی کبھی آپ کو بے خوابی کی شکایت ہوجاتی تھی اسی کی بنا پر بے آرامی کی کیفیت پیدا ہوجاتی تھی اور ذہن پر غنودگی کا احساس ہوتا۔ تین دن قبل یہ کیفیت ہوئی۔ وفات والے دن اسی کیفیت کی وجہ سے ذرا غنودگی اور بے آرامی سی تھی۔ ڈاکٹر مسعود الرحمان صاحب کو بلایا گیا۔ انہوں نے معائنہ کیا کسی خاص بیماری کی نشاندہی نہیں ہوئی۔ آرام اور نیند کیلئے ایک انجکشن لگایا جس پر حضرت والا نے ناگواری کا احساس کیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضرت والا کو احساس ہوگیا کہ منزل حقیقی کی طرف جانے کا وقت آگیا ہے اور یہ نیند

نہ آنا اس کی تیاری تھی منزل پر پہنچنے کی خوشی نے آپ کی تکلیف سے غنود دور کر دی گئی تھی آپ کو اسپتال لے جانے کا کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں اب اسپتال کی ضرورت نہیں اب تو اپنے اصلی گھر کی طرف جانا ہے گذشتہ دنوں ملاقات کرنے والوں کی زبانی سنا گیا کہ آپ فرماتے تھے کہ اب تو یہاں سے جانا ہی ہے۔ ڈاکٹر کے انجکشن لگانے سے اگرچہ آپ کو نیند تو نہیں آئی البتہ کچھ افاقہ سا محسوس ہوا۔ آپ پر ذکر اللہ کی کیفیت تھی۔ زبان حلق اور تالو پر لگتی تھی جس سے اندازہ ہوا کہ آپ اللہ اللہ کی ورد کر رہے ہیں اور کیوں نہ کرتے ساری زندگی آپ نے اس نام کے ذکر میں گذاری۔ آپ کے روزانہ معمولات میں کچھ ہزار سے زائد اسم ذات کا ذکر شامل تھا۔ مغرب کی نماز ادا ہوئی۔ کیفیت میں کوئی خاص فرق نہیں آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس دنیا میں ہیں ہی نہیں۔ ڈاکٹر حضرات سوچ رہے تھے کہ اسپتال لے کر جائیں لیکن حضرت کی طبیعت تو اب صرف منزل کی طرف جانے کی تھی اس لئے آپ نے آمادگی ظاہر نہیں فرمائی۔ آٹھ بجے کے قریب زبان سے رک رک کر لا الٰہ... الا اللہ .... محمد رسول اللہ ادا ہوا اور سانس آسانی سے ساتھ جسم سے علیحدہ ہوگیا۔ نہ سانس رکنے کی تکلیف نہ خرخراہٹ کی کوئی آواز۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی موت بھی کتنی آسان عطا فرماتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اچانک محسوس کیا کہ تنفس کی آمد و رفت ختم ہے تو نبض اور دھڑکنوں کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ حضرت تو اپنی منزل اصلی کی طرف کوچ کر چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر چیز نے اللہ کی طرف جانا ہے اور ہر جاندار کی روح نکلنے کا وقت مقرر ہے۔

آپ کی وفات کی اطلاع آناً فاناً خیبر تا کراچی پھیل گئی اور دور دراز سے لوگ آخری دیدار اور جنازہ میں شرکت کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے رات کو اتنا ہجوم جمع ہو گیا کہ سنبھالنا مشکل۔ بڑے بڑے علماء کرام دینی مدارس کے سربراہ، مشائخ اور دینی مدارس کے طلبہ اور ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ رات بھر زیارت کرتے رہے۔ ہر شخص اشکبار اور غمزدہ نظر آتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص کی عزیز ترین ہستی ان سے رخصت ہو گئی۔ ہر شخص اپنے کو یتیم محسوس کر رہا تھا۔ اور لوگ ایک دوسرے سے تعزیت کر رہے تھے لوگوں کی طرف سے مختلف اوقات میں پہنچنے کی وجہ سے جمعرات کو بعد نماز ظہر قیوم اسٹیڈیم پشاور میں جنازہ کی نماز کا وقت رکھا گیا۔ بعد نماز فجر صاحبزادوں حاجی عبدالرحمان۔ حاجی عبدالودود۔ حافظ محمد اسحاق۔ حافظ امداد اللہ مدینہ منورہ کے غازی مرجان مولانا محمد قاسم وغیرہ نے سنت کے مطابق غسل دیا۔ کتنے مبارک ہیں وہ ہاتھ جن کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ جو ہاتھ کچھ دیر قبل سفر آخرت میں روانہ کرنے سے قبل کپڑے تبدیل کر رہے تھے اب وہی ہاتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق سفید کپڑوں میں تیار کر کے آخرت کے سفر پر روانہ کر رہے تھے صاحبزادہ عبدالودود کے مطابق عام طور پر حضرت کی عادت تھی وہ جمعرات کو کپڑے تبدیل کرتے۔ ہم لوگ بار بار کہتے بھی کپڑے تبدیل کریں تو آپ فرماتے کہ جمعرات کو بدلوں گا۔ لیکن وفات سے کچھ دیر قبل جب کپڑے بدلنے کا کہا گیا تو فوراً تیار ہو گئے اور جلدی جلدی کپڑے تبدیل کئے اس وقت کیا معلوم تھا کہ یہ آخرت کے سفر کی تیاری ہے۔ وفات سے پہلے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ میرا وقت قریب آگیا ہے۔ اہلیہ محترمہ کا بیان ہے کہ چند دنوں سے مسلسل یہ کہہ رہے تھے کہ اس دنیا میں بہت تنگ ہو گیا ہوں دوسری دنیا کی طرف جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اضطراب میں مبتلا اپنے بندے کو اطمینان و راحت کے ساتھ اپنے پاس بلا لیا۔

غسل کے بعد آپ کو جب زیارت کے لئے رکھا گیا تو ہر شخص چہرہ دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔ ایسا خوبصورت اور تر و تازہ چہرہ تو کسی کا نہیں ہوتا۔ کون کہتا ہے کہ حضرت انتقال کر گئے۔ ہر زیارت کرنے والا یہ جملہ کہتا ہوا باہر آتا۔ حضرت کا چہرہ تو زندوں کا چہرہ معلوم ہوتا ہے۔ مسکراتا ہوا ابھرا ابھرا چہرہ قرآن مجید کی آیات کے مصداق جنتیوں کا چہرہ۔

اس دن جنتیوں کے چہرے تر و تازہ ہوں گے۔

اس دن نیک لوگوں کے چہرے مسکراتے ہوئے چمکتے ہوئے ہوں گے۔

واقعی حضرت کا چہرہ ان آیات کا مصداق تھا۔ سفید چمکتی ہوئی خوبصورت ڈاڑھی ابھرا ابھرا چہرہ حالانکہ دانت نکلنے سے گال اندر دب جاتے ہیں، مسکراتے ہوئے ہونٹ، منزل پر پہنچنے کی خوشی۔ فجر کے بعد ہزاروں افراد نے زیارت کی۔ دو بجے حضرت کا جنازہ اٹھایا گیا تو کہرام مچ گیا۔ لوگ دیوانہ وار جنازہ کو کندھا دینے کی سعادت کے لئے دوڑ رہے تھے۔ بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام کو کندھا حاصل کرنے کے لئے بھاگتے ہوئے دیکھا گیا۔ جم غفیر قیوم اسٹیڈیم کی طرف رواں دواں۔ حضرت مولانا حسن جان نے نماز جنازہ ادا کرائی۔ سینکڑوں علماء کرام اور ہزاروں طلبہ اور بے شمار عقیدت مندوں کی شرکت اللہ کے اس ولی کی ولایت کا اعلان کر رہی تھی جس ولی نے زندگی بھر اپنے آپ کو دنیا سے چھپایا۔ درویش فقیر کے جنازہ میں نہ بگل کی گونج نہ ہٹو بچو کی آوازیں۔ عقیدت و محبت میں ہو سیکرٹری چیف سیکرٹری افسران بالا۔ اراکین اسمبلی وزراء موجود لیکن سب اظہار نمائش کے بجائے اظہار عقیدت کے لئے حاضر کوئی غیر شرعی کام نہیں۔ فقیر کا جنازہ دھوم دھام سے نکلا بہت کم لوگوں نے دیکھا ہوگا۔

نماز جنازہ کے بعد عقیدت مند زیارت کے لئے دوبارہ ٹوٹ پڑے۔ ہجوم کی کثرت سے اندیشہ ہوا کہ لوگ ایک دوسرے کو دبا دیں گے۔ اس لئے جنازہ مدفن کی طرف لے جایا گیا۔ منڈی بابا کے مدرسہ فریدیہ بارونیہ کی زمین زندگی میں قبول ہوئی کہ حضرت والا کی نگرانی میں مدرسہ قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس لئے زمین کو قبول کیا تھا کہ اس کے خمیر سے ایک ولی کامل کی مٹی اٹھائی گئی تھی۔ ارباب فریدیہ کو کیا معلوم تھا کہ وہ کون سی مبارک زمین وقف کر رہے ہیں۔ جس زمین سے ان کے شیخ کا خمیر بنا تھا اس کو دنیا کے لئے کیسے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ مدرسہ فریدیہ بارونیہ سے متصل۔ اس باغ میں حضرت والا کو دفن کیا گیا جس میں زندگی بھر حضرت والا نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق لحدی (بغلی قبر) تیار کی گئی۔ صاحبزادوں عبدالرحمان عبدالودود و مولانا عزیز الرحمان اور دیگر علماء کرام نے قبر میں اتارا۔ عقیدت مندوں نے حکم خداوندی کے مطابق اسی مٹی سے ہم کو پیدا کیا گیا اسی مٹی میں ہم نے لوٹ کر جانا ہے اور پھر اسی مٹی سے ہم ایک دفعہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے کا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے مٹی ڈالی۔ قبر کے سرہانے قاری سعید الرحمان اور پاؤں کی طرف مولانا عزیز الرحمان نے سورہ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات تلاوت کیں اور علم و عمل کے آفتاب اور تقویٰ و خشیت کے پیکر اس طرح اس دنیا سے رخصت ہوئے کہ آسمان و زمین سے یہ آواز بلند ہو رہی تھی۔

باقی ص ۲۶ پر

قادیانیت، یہود و نصاریٰ کی نظر میں

جناب شاہد احمد ایم اے

قادیانیت کے بارے میں یہود و نصاریٰ ایک خاص نقطہ نظر رکھتے تھے۔ وہ اسے ایک سیاسی تحریک سمجھتے چونکہ قادیانی اس کے دینی پہلو کو چنداں اہمیت نہ دیتے تھے، چونکہ قادیانی خرافات سے یہود و نصاریٰ کے سیاسی مسلک کو کوئی نقصان نہ پہنچ پایا تھا۔ کیونکہ قادیانیت سراسر یہودی صیہونیت کی ذیلی شاخ اور یورپی استعمار کی ساختہ پرداختہ ایجنسی تھی۔

پہلے ہم ایک عیسائی پروفیسر ٹائٹے آف ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کے تصورات پیش کرتے ہیں انہوں نے امریکہ کے ایک رسالہ میں ۱۹۰۶ء میں ایک مضمون بعنوان "کیا مسلمانوں سے کوئی خطرہ ہے" چھپوایا۔ اس میں اول تو یہ بتایا کہ اسلامی سلطنتیں اس قابل ہی نہیں کہ عیسائی حکومتوں پر حملہ کریں۔ افریقہ، جہاں مہدی سوڈانی نے تحریک چلائی وہاں بھی کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن بقول پروفیسر "لیکن ضرور ہے کہ افریقہ کی اسلامی آبادی پر ہندوستان کے مسلمانوں کے طرز عمل کا اثر ہے۔ وہ اس بات سے غافل نہیں کہ کس طرح مہدویت کے عہدیداروں نے اس ملک کے امن کو خطرہ میں ڈالا ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں مہدی سوڈانی نے انگریزی قوم کو سخت تکلیف میں ڈالا۔ مگر ہندوستان کی نسبت وہ (پروفیسر) بالکل مطمئن ہے کہ وہاں کے مسلمانوں کے خیال امن اور صلاحیت کے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ

"ہندوستان میں مسلمانوں کی رائے کا عام میلان کیا ہے اس کی شہادت میں ایک نئے مدعی مسیحیت مرزا غلام احمد کے بیانات اور تحریروں سے ملتی ہے۔ جنگ کے متعلق احمدؐ نے اپنے خیالات کا اظہار ہندوستان کے ایک میگزین ریویو آف ریلیجز میں ان صاف الفاظ میں کیا ہے کہ آخری مسیح پہلے مسیح کی طرح اس لیے بھیجا گیا ہے کہ وہ اپنا پیغام صلح اور امن سے پہنچا سکے اور جہاد کو یعنی بزور شمشیر دین کے پھیلانے کو موقوف کرے۔ ایسے عقائد اللہ تعالیٰ کی منشا کے خلاف ہیں اور عقل بھی ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہوتا کہ مسلمان اپنے مذہب کی خاطر لڑا کریں تو چاہیے تھا کہ مروجہ فنون جنگ میں یہی قوم دنیا کی تمام اقوام سے بڑھی ہوتی۔ مگر امر واقع یہ ہے کہ وہ فنون حرب میں اس قدر پیچھے رہ گئے اور عیسائی قومیں ان فنون میں اس قدر سبقت لے گئی ہیں کہ یہ خیال محض عبث اور لغو ہے کہ مسلمان عیسائیت کو تلوار سے کبھی نیست و نابود کر سکیں۔"

اس کے بعد پروفیسر مذکورہ وہ الفاظ لکھتا ہے جس پر تمام مسلمانان ہند کو غور کرنا چاہیے۔ وہ لکھتا ہے:

"میں یقین کرتا ہوں کہ ہندوستان کے تمام سمجھدار آدمی جہاد کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہوں گے اور ان حالات میں ہندوستان میں کسی مذہبی بغاوت کا ہونا اگر بالکل ناممکن نہیں تو قریب قریب ناممکن ہے۔"

ان الفاظ کو درج کرکے رسالہ ریویو کے مدیر مولوی محمد علی مرزائی جو بعد میں امیر جماعت لاہور بنے، لکھتے ہیں:

"کاش مسلمان غور کریں کہ اس سلسلہ کا یہ کس قدر بڑا احسان ہے کہ ایک ایسے دھبہ کو جو کئی سو سال پہلے اسلام پر لگتا آیا تھا۔ اس سلسلہ نے آکر دور کر دیا اور آخر اسلام پر نکتہ چینی کرنے والوں کو اقرار کرنا پڑا کہ مسلمانان ہند سے ہمیں اب کوئی خطرہ جنگ نہیں کیونکہ وہاں وہ مہدی اور مسیح پیدا ہوا ہے۔ جس کی تعلیم جہاد کے خلاف ہے اور یوں نہ صرف مذہبی پہلو سے بھی ایک عظیم الشان احسان بانی سلسلہ احمدیہ کا مسلمانان ہند پر ہے۔"

(ریویو آف ریلیجز، بابت ماہ فروری ۱۹۰۷ء)

اب ایک یہودی پرچے آگ لینڈ سٹار کا مضمون ملاحظہ ہو یہ پرچہ نیوزی لینڈ سے نکلتا تھا۔ اخبار "اسلامی خطرات کے زیر عنوان نکلتا تھا" مسلمانان ہند سے ہم بالکل مطمئن ہیں۔ کیونکہ انہیں ایام میں وہاں ایک نیا مسلمان مسیح مرزا غلام احمد اٹھا ہے۔ جو مسلمان اقوام کے اندر تعلیم دیتا ہے۔ لیکن یہ نیا رسول اپنے طور پر یہ کہتا ہے کہ آخری مسیح اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اپنا پیغام صلح اور امن سے پہنچائے، اور جہاد یا بذریعہ تلوار مسلمان کرنے کی قبیح رسم کو دور کرے۔"

(ریویو بابت فروری ۱۹۰۷ء)

حال ہی میں لندن کے چیف ربی یہودی شلومو گورن آف اسرائیل نے آرچ بشپ آف کنٹربری، ڈاکٹر ریفرسے اور کارڈینل ہینان آرچ بشپ سے ملاقات کی اور ان عیسائی رہنماؤں پر زور دیا کہ اسرائیل میں عیسائی مشنریوں کی کارروائیوں کو جلد از جلد بند کر دیں۔ اسرائیلی حلقوں میں عیسائی مشنریوں کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ کارمیئل حیفہ کے ایک یہودی دانیال رقی سن نے ایک جماعت قائم کی ہے، جس کا مقصد عیسائیت کی تردید ہے اور اسے یہودی افکار سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ یہودی دہشت پسندوں نے عیسائی مشنریوں کے خلاف شدید کارروائیاں کر رہے ہیں کئی علاقوں میں لوٹ مار، آتش زنی اور بائبل کی کاپیاں جلانے کے واقعات بھی پیش آئے ہیں۔" (مارننگ نیوز کراچی ۲۷ ستمبر ۱۹۷۴ء)

لیکن عجیب بات ہے کہ قادیانی، اسرائیل کے تمام بڑے بڑے شہروں حیفہ، ایکر، تل ابیب، یروشلم وغیرہ میں پھل پھول رہے ہیں۔ لاکھوں روپیہ چندوں کی صورت میں جمع ہوتا ہے۔ لٹریچر چھپتا ہے، پریس لگا ہوا ہے اور البشریٰ رسالہ جاری ہے۔ یہودی آخر قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کرتے، اور ان کی پشت پناہی کیوں کرتے ہیں۔" الفرقان" ربوہ کے شمارے بابت ستمبر ۱۹۷۲ء میں شیخ نور احمد قادیانی، مبلغ بلاد عربیہ نے ایک مضمون تحریر کیا ہے جس میں قادیانی صیہونی گٹھ جوڑ کے بارے میں قادیانی عذر پیش کیا ہے، کیا شیخ نور احمد قادیانی اس پہلو پر روشنی ڈالنے کی جسارت فرمائیں گے؟ واضح رہے کہ شیخ نور احمد ایک سامراج نواز، صیہونیت پسند، اسرائیل میں قادیانی مبلغ تھے۔ جن کو ان کی عرب کے بے بس فلسطینی مہاجرین کے خلاف شرمناک کارروائیوں کی بنا پر قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا لیکن آپ بچ نکلے۔

چوہدری محمد شریف مبلغ فلسطین لکھتے ہیں۔ "الشیخ نور احمد قادیانی نے عکہ و فلسطین کی طرف سفر کیا۔ جہاں آپ کو ایک ضروری کام کے لیے بھیجا گیا۔ وہاں کے اوباش لوگوں بشمول مہاجرین نے آپ کا محاصرہ کر لیا مگر الحمد للہ! آپ بخیریت اسی روز حیفہ پہنچ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عکہ کے شر پسندوں سے محفوظ رکھا۔" (الفضل قادیان ۱۳ جون ۱۹۴۶ء)

"احمدیت یا جدید یہودیت" عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کی نظر میں دینی اور سیاسی لحاظ سے ایک مستحسن تحریک ہے۔ کیونکہ اس کا اسلام دشمن، صیہونیت نواز، استعمار پرور اور استحصال پسند کردار ہے۔ سامراجی طاقتوں کو ایسی ہی جماعت کی ضرورت تھی جو انہوں نے نہ صرف پیدا کی بلکہ اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کی۔

اثرِ مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی بر مرزا غلام قادیانی

اس مباہلہ کے نتیجہ میں مرزا قادیانی مولانا عبدالحقؒ کی زندگی میں مرض ہیضہ سے ہلاک ہو گیا

مرزا قادیانی اور حضرت مولانا عبدالحق غزنوی کے درمیان ایک مباہلہ ہوا اس مباہلہ کے نتیجہ میں مرزا قادیانی مولانا عبدالحق غزنویؒ کی زندگی میں مرض ہیضہ سے ہلاک ہو گیا ذیل کا مضمون اسی زمانے میں شائع ہوا تھا ہم قادیانیوں کو راہ ہدایت دکھانے کے لئے ذیل میں یہ مضمون شائع کر رہے ہیں (ادارہ)

کذبت واللّٰہ فی دعوے نبوتک
تبت یداک مستصلی فی غدسعرا

کیوں مرزا صاحب مباہلہ کا اثر اچھی طرح پڑ گیا یا کچھ کسر ہے پھر بھی الہام اور سچائی کا دعویٰ کرو گے یا خاتمہ ہے آپ تو مسیح موعود مجدد وقت مہدی کے منتظر تھے۔ آپ کا دعویٰ والہام و پیشین گوئیاں ایسی جھوٹی و بہتان اور بکواس نکلیں تو آپ کی امت کا کیا ٹھکانا ہے۔ آپ کا الہام کیوں فیل ہو گیا آپ جو فرماتے تھے کہ مباہلہ کے بعد جو باطل ہوگا وہ ذلیل اور روسیاہ ہوگا۔ وہ سچ نکلا یا جھوٹ، آپ نے جو مولوی عبدالجبار صاحب کی طرف خط بھیجا تھا کہ میں اپنے الہام پر ایسا ایمان رکھتا ہوں جیسے کتاب اللہ پر اب بھی وہی ایمان ہے یا کچھ فرق آ گیا۔ کیوں مرزا جی پنڈتوں اور جوتشیوں اور برہمنوں کی بھی تو کبھی پیشین گوئیاں سچی نکلتی ہیں، آپ کے الہامات کیوں سب کے سب جھوٹے اور غلط نکلتے ہیں چنانچہ تمہاری چند پیشگوئیاں نمبروار ذکر کی جاتی ہیں۔ اور آپ کے الفاظ بعینہٖ نقل کئے جاتے ہیں۔

اول پیشین گوئی

اشتہار جنگ مقدس مطبوعہ ریاض ہند امرتسر ۵ جون ۱۸۹۳ء میں حضرت مرزا لکھتے ہیں: میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدائے تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ آسمان زمین ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو، اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ انتہیٰ اب وہ تاریخ گذری آتھم آگے سے زیادہ قوی تندرست، صحیح المزاج ہے یہ مباہلہ کی تاثیر نہیں تو اور کیا ہے کہ مرزا اپنی زبان سے شیطان بدکار لعنتی بن گیا۔ اور اسی زبان سے عیسیٰ مجدد مہدی بنتا ہے اب کس بے شرمی و بے حیائی سے زندگی بسر کرے گا۔

گر نماندے از وجود تو نشاں
نیک بودے زیں حیات چوں سگاں
ناخ گزادے بجایت مادرت
نیک بود از فطرت بدگوہرت

دوسری ڈبل پیشین گوئی

مرزا کی شہادت القرآن مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ ۱۸۹۳ء ص میں یہ لکھی ہے

پھر ماسوائے اس کے بعض اور عظیم الشان نشانہ اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ جون سے ۱۵ مہینہ تک اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں۔ ایک صادق کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں۔ اب مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء میں پوری ہو چکی اور وہ راولپنڈی میں اپنے مالک رسالدار کے پاس نوکر ہے بالکل صحیح و سالم خوش و خرم ہے یہ مباہلہ کی تاثیر نہیں تو اور کیا ہے۔

الکف اعمی انقلب لیس بمہتد
جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیونکر ہو علاج
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

تیسری پر زور اور ڈبل پیشین گوئی

ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں لکھا ہے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جاوے گا۔ ایک ذکی غلام لڑکا تجھے ملے گا پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں: دو شنبہ مبارک دو شنبہ فرزند دلبند

دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء ایسی ایسی صفتیں کر کر لکھتے ہیں اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک وہ شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جاوے گا۔ وکان امراً مقضیاً اور اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اس لڑکے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا

پھر یہ پیشگوئی غلط ہوئی اور اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی پھر جب دوسرے حمل سے لڑکا ہوا۔ تو دعویٰ کیا کہ جس کے بارے میں مجھے بشارت ملی تھی سو وہ لڑکا پیدا ہوا۔ چنانچہ اشتہار مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور چکی دروازہ جس کی پیشانی پر خوشخبری کا لفظ لکھا ہے میں لکھتے ہیں۔

اے ناظرین آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جاوے گا۔ آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا۔

فالحمد للہ علی ذالک یہ لڑکا بھی خوردسالی میں مر گیا اور خاک میں اس کی خاک مل گئی کہاں گیا وہ لڑکا جو اسیروں کا رستگار تھا اور سب قومیں اس سے برکت پاتیں اور زمین کے کناروں تک شہرت پاتا۔

خر بود اندر حماقت بے نظیر
لیک مرزا را بہر موعد خرے

چوتھی پیش گوئی

مرزا کے مباہلہ کے بارہ میں حجۃ الاسلام مطبوعہ ریاض ہند امرتسر کے صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں۔

پس جبکہ یہ بات ہے تو میری سچائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ ایک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں اور نہ صرف یہی بلکہ موت کی سزا کے لائق ہوں۔

اب مسلمانوں کو عموماً اور مرزائیوں کو خصوصاً قسم دیتا ہوں کہ میرے اور مرزا کے حال کو دیکھ کر تم خود اندازہ کر لو مباہلہ کے ۱۵ ماہ گزر گئے۔ اب میرے پر تاثیر مباہلہ کی پڑی یا مرزا پر، بلکہ میں نے تو جب سے مباہلہ کیا اللہ عزوجل نے مجھ کو آباد کیا اور زوجہ صالحہ عنایت کی۔ اب اولادِ صالح کا امیدوار ہوں آگے میں ہمیشہ بیمار رہتا تھا اب کے سال اللہ کے فضل و کرم سے میرے بدن پر پھوڑا پھنسی تک نہیں اور وہ باطنی نعمتیں اور فتوحات جو اللہ عزوجل نے اس عاجز پر کی ہیں عیاں کرتا ہوں اور نہ مناسب جانتا ہوں اور مرزا کا حال تو ظاہر ہے اور اس کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ اسمٰعیل ساکن جنڈیالہ بانی مبانی مباحثہ جس نے مرزا کو مباحثہ کے واسطے منتخب کیا تھا۔ اور یوسف خان ولایتی بھی جو مدت سے مرزا کا مرید تھا اور محمد سعید خالہ زاد مرزا کی بی بی کا یہ سب عیسائی ہو گئے۔ پیر کا یہ حال، مریدوں کا یہ کہ دین و دنیا کی رسوائی اور ذلت ان پر آ گئی یہ سب تکبر اور علو اور فخر کا نتیجہ ہے کہ مرزا کو کُند کور کردیا ہمارے دیکھتے دیکھتے مرزا کا یہ حال ہوا۔

کورت صد پردہا بر تو فگند
دین تعصبہائے تو بیخت بکند

اب سب مرزائیوں کو عموماً اور حافظ عبدالحق صاحب اور یوسف صاحب لاہوری کو خصوصاً اطلاع ہے کہ آؤ اور مرزائیت سے توبہ کرو اب تو مرزا اپنی زبان سے خبیط النفس بدکار لعنتی بن گیا۔ اور جو کسوٹی اس نے صادق کاذب کے لئے رکھی تھی اس میں کھوٹا نکلا نہیں تو تم اپنی عاقبت برباد کرو گے۔ ہمارا کیا نقصان خصوصاً حافظ یوسف کہ اس پر بھی آثار مباہلہ ظاہر ہو گئے ہیں اگرچہ وہ بظاہر انکار کرے، میں تو تمہاری خیرخواہی کروں گا۔ لیکن تمہاری طرف سے توبہ کی امید نہیں۔

لکن ابلیس اغواکم وصیرکم
صماً وعمیاً فلا سمعاً ولا بصراً

جبکہ یہ امر قطعاً معلوم ہوگیا اور یقین پر پہنچ گیا کہ مرزا کے الہامات منامات پیشین گوئیاں سب کی سب غلط اور جھوٹ نکلیں تو یہ بات ضرور ثابت ہو گئی کہ مرزا اپنے دعاوی میں کاذب ہے اور اس کا مذہب جدید جس کو وہ منجانب اللہ سمجھتا ہے۔ باطل اور گمراہی ہے اب بھی اگر کوئی اس پر حسن ظن اور اعتقاد رکھے تو اس سے بیدین اور بدمذہب کوئی نہ ہوگا۔

صادقاں زانور حق تابد مدام
کاذباں مردند شد تر کی تمام

(اب دیکھا جائے کہ مولوی صاحب موصوف نے اس اشتہار میں مرزا صاحب کی چار پیشنگوئیوں کو نقل کر کے ان کا جھوٹا ہونا دکھا دیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ان کے علاوہ بہت سی صاف پیشنگوئیاں جھوٹی ہوئیں اور صاف اور صریح ان کے جھوٹ و فریب مختلف طور سے رسالوں میں دکھائے گئے ہیں۔ جن کا جواب آج تک کوئی مرزائی نہ دے سکا۔ لیکن مرزائی عقل پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہے کہ باینہمہ وہ مرزا صاحب کو نبی اور مجدد مانے رہتے ہیں اور اپنے بہی خواہوں کی باتوں پر نظر نہیں کرتے اس پر غور کیا جائے کہ جس کی یہ حالت ہو وہ نبی اور مجدد تو کیا ایک بھلا انسان بھی کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کے متعدد مقامات میں مختلف طریقوں سے ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرتا یعنی اپنے رسولوں سے جو وعدہ فرماتا ہے اور ان سے ضرور وہ پورا کرتا ہے اس کے خلاف ہرگز نہیں کرتا یہاں میں بغرض اختصار صرف ایک آیت لکھتا ہوں۔

فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ

(سورہ ابراہیم رکوع ۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ تاکید کے ساتھ فرماتا ہے کہ ایسا گمان و خیال ہرگز نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے۔ (یعنی یہ نہیں ہو سکتا) پیشین گوئیوں میں اکثر خدا تعالیٰ کے وعدے ہوا کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب کی گذشتہ چار پیشین گوئیوں سے ظاہر ہے اور ان سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جو مرزا صاحب نے کہا تھا وہ پورا نہیں ہوا اور مرزا صاحب اپنی چاروں پیشینگوئیوں میں جھوٹے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ارشادِ خداوندی قرآن شریف اور توریت مقدس جھوٹے ٹھہرے اور چار پیشگوئیوں کی رو سے چار جھوٹ ان کے ثابت ہوئے آپ نے قرآن مجید کی آیت تو ملاحظہ کی اب توریت مقدس کے کتاب استثناء باب ۱۸ میں جو حکم ہے اسے بھی دیکھ کر آپ خود مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ کرلیں

لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کی یہ بات خداوندی کہی ہوئی نہیں ہے تو وہ بات خدا نے نہیں کہی بلکہ اس نے گستاخی سے کہی ہے۔

سب سے بڑھ کر خدا کی قدرت کا ظہور اس طرح پر ہوتا ہے کہ خود مرزا صاحب اپنے اقراروں سے جھوٹے اور ہر بد سے بدتر ٹھہر چکے ہیں۔

فیصلہ آسمانی اور چیلنج محمدیہ ملاحظہ ہو

اسی اشتہار میں داماد احمد بیگ کی پہلی پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ کی نسبت یہ پیشین گوئی چھوڑی تھی کہ ڈھائی برس کے اندر مرے گا جب یہ پوری نہیں ہوئی تو پھر آئیں بائیں۔ اور دوسری پیشین گوئی تراشی کہ وہ میری زندگی میں مرے گا اور یہ کہا ہے کہ نفس پیشین گوئی تراشی کہ وہ میری زندگی میں مرے گا۔ اور یہ کہا ہے کہ:

نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ الحمدللہ کہ جس طرح پہلی پیشینگوئی ڈھائی برس میں مرنے کی جھوٹی ہوگئی۔ اسی طرح دوسری پیشین گوئی بھی خوب دھوم دھام سے جھوٹی ہوئی جس کی نسبت مرزا صاحب کہہ چکے تھے کہ اگر وہ پوری نہ ہو تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی کے دوسرے حصے میں کی گئی ہے۔ ص ۱۲۱-۱۴۰ مطبوعہ رحمانیہ پریس مونگیر ملاحظہ ہو۔ غرضیکہ مختلف طور سے نہایت پختگی کے ساتھ اس کے پورے ہونے کا یقین دلایا ہے اور مرتے دم تک ان کو اس کے پورے ہونے کا یقین دلایا ہے مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ کس صفائی سے اپنے ان پانچوں اقراروں سے جھوٹے اور ہر بد سے بدتر ٹھہرے اور قیامت تک کے لئے اپنے اور اپنی جماعت کے واسطے مہر لگا گئے۔ اب ان خدائی فیصلوں کے سامنے کس کی مجال ہے جو زبان ہلا سکے یوں بے حیائی سے باتیں بنانا اور بات ہے۔

اب صالح مومنوں کے الہامات کو دیکھو کس طرح ٹھیک ٹھیک اور سچے پڑتے ہیں مولوی عبدالرحمٰن صاحب لکھو کے والے کے خط کو دیکھو وہ خط بعینہٖ یہاں نقل کیا جاتا ہے اور ان الہامات کی مولوی صاحب مذکور نے مرزا کادیانی کو بھی اطلاع پیشتر دی تھی اور وہ خط یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً

امابعد از عبدالرحمٰن بخدمت اخویم عبدالجبار صاحب و برادران السلام علیکم مرزا کادیانی نے سر الخلافت میرے پاس بھیجی مہر ڈاک سے معلوم ہوا کہ ۵ ر جولائی کو وہاں سے روانہ ہوئی تھی جس تاریخ تک مرزا نے مولوی محمد حسن صاحب کو اپنے زعم میں بھگا دیا۔ اور سب علماء کو ملزم بنا دیا مقابلہ کی اطلاع ہم کو پیچھے دی اور فتنے پہلے چھاپ دی۔ ماشاء اللہ پہلی نظر دیکھنے پر ہی یہ الہام ہوا۔

ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا
واتبع ھواہ وکان امرہ
فرطاً

اور نہ تابعداری کر اس شخص کی غافل کیا ہم نے اس کے دل کو اپنے ذکر سے اور پیچھے لگا اپنی خواہش کے اور اس کا کام زیادتی ہے۔

چند بار یہ الہام ہوا اور سونے کے وقت دعا کی یا خبیر اخبرنی کہ مرزا کا کیا حال ہے خواب میں یہ الہام ہوا۔

ان شانئک ھو الابتر ان فرعون
وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔

بے شک تیرا دشمن ابتر ہے بے شک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے خطا کار

یہ یکم ماہ صفر کے تھے بعض مرزائیوں نے کہا کہ مرزا دین کی مدد کرتا ہے اور نصاریٰ کا رد کرتا ہے فی الفور یہ

وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ
ھباءً منثورا

اور آگئے ہم طرف اس چیز کے جو انہوں نے عمل کئے پس کیا ہم نے اس کو غبار اڑتا ہوا۔ وہاں مرزائیوں کی شورش سنی ہے کیا عجب ہے یہ الہام ہوا ہے۔

جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب

لشکر ہے اس جگہ بھگایا گیا گروہوں سے۔

مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۹۴ء

مباہلہ کی حالت کو تو آپ نے ملاحظہ کیا اس پر بھی نظر رہے کہ یہ اشتہار صرف ایک ہی مرتبہ نہیں چھپا بلکہ دوبارہ چار ہزار کی تعداد میں لاہور میں چھپ کر خوب مشتہر ہوا جسے اٹھائیس برس سے زیادہ ہو چکے ہیں لیکن اب محمودی پارٹی اور کمالی جماعت کے علانیہ جھوٹ و فریب کو ملاحظہ کیا جائے۔ اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۱ء میں لکھا ہے

کہ جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے وہ سب کے سب ہلاک ہوئے۔

یہ کیسا علانیہ جھوٹ ہے دنیا دیکھ رہی ہے کہ اس ایک مباہلہ کا ذکر اس مضمون میں ہوا ہے اور کسی سے مباہلہ نہیں کیا۔ پھر اس کا جو اثر ہوا وہ بھی ظاہر ہے کہ مرزا صاحب مولویوں کے سامنے مر گئے اور ان کے مخالف عرصہ تک ان کے بعد بھی زندہ رہے مگر مریدوں کی کذب پرستی کا یہ حال ہے کہ اپنے مرشد کے اس علانیہ جھوٹے دعوے کو سچ مان کر بڑے زور و شور سے اخباروں میں یہی اعلان کر رہے ہیں ۱۹۱۴ء کے پیغام صلح میں لکھا ہے

کوئی ایک مخالف بالمقابل کھڑے ہو کر اور مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت سے اس مامور کی صداقت پر مہر لگا گیا

اب دیکھا جائے کہ یہ کیسا علانیہ جھوٹ ہے مگر کاذب کی پیروی نے دل کو تاریک اور عقل و ہوش کو بیکار کر دیا کہ بار بار متنبہ کرنے پر بھی اصل بات کی تحقیق نہیں کرتے یا دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپا کر لوگوں کو فریب دیتے ہیں کیونکہ یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جو کسی کی نظروں سے پوشیدہ ہو اگر مولوی صاحب موصوف کا اشتہار نہیں دیکھا تھا اور باوجود ہزاروں کی تعداد میں مشتہر ہونے کے ان کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی تو مجھ مولوی صاحب خود موجود

باقی صفحہ ۲۶ پر

خبریں اخبارِ ختمِ نبوت

قادیانیوں سے انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس وصول کیا جائے……

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت ”انجمن احمدیہ ربوہ“ سے انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس وصول نہ کرنے کے بارے میں اعلیٰ سطح پر تحقیق کرائی جائے اور تحریک جدید۔ وقف جدید و دیگر ذیلی تنظیموں کے مالی معاملات کی مکمل انکوائری کروائی جائے انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس ۱۹۸۴ء سے جدوجہد کرتی چلی آرہی ہے کہ قادیانی جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں سے حسابات کی پڑتال کر کے پورا انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس وصول کیا جائے مگر سنٹرل بورڈ ریونیو اسلام آباد اور انکم ٹیکس کے حکام قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں کیونکہ قادیانی کلیدی آسامیوں پر بیٹھے ہیں جبکہ ربوہ کی ایک ہزار ایکڑ اراضی حکومت سے دس روپے فی ایکڑ یا ایک آنہ فی مرلہ خرید کر کے رہائشی اور تجارتی مقاصد کے لئے ۲۰ ہزار روپے سے زائد فی مرلہ فروخت کی گئی ہے اور ملک کے دوسرے شہروں میں قادیانی جماعت کے بہت سے رہائشی و تجارتی مراکز ہیں صوبہ سندھ میں ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی کا انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس ادا نہیں کیا گیا مقام افسوس ہے کہ سال ۹۱-۹۰ کا انکم ٹیکس صرف تین ہزار ۱۲۵ روپے جمع کرایا گیا ہے جبکہ سالانہ بجٹ پانچ کروڑ دس لاکھ روپے تھا موجودہ سال کا بجٹ ۹ کروڑ ۵۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے ہے جبکہ سالانہ جلسہ ربوہ خرچہ دو لاکھ کی مد میں ۵۰ لاکھ روپے رکھا گیا ہے اور ویلتھ ٹیکس کا خرچہ سات لاکھ روپے ہے۔ ○○

دفاع صحابہؓ کانفرنس میں بم دھماکہ پر تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا اظہار تشویش……

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مرکزی فنانس سیکرٹری مولانا اللہ وسایا۔ مرکزی جوائنٹ سیکرٹری اور لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ لاہور جماعت کے صدر حاجی بلند اختر نظامی۔ سیکرٹری حاجی طارق سعید خان نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں سپاہ صحابہؓ لاہور کی دفاع صحابہ کانفرنس میں بم دھماکہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سامراجی قوتوں کے ایجنٹ ملک میں افراتفری اور انارکی پھیلانے کے لئے آئے روز علماء کرام کو قتل کر رہے ہیں حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ نیز حکومت امن و امان قائم کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ مذکورہ بالا راہنماؤں نے حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا کہ جلسہ میں بم کا دھماکہ کرنے والے تخریب کاروں کو فی الفور گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے نیز مذکورہ بالا راہنماؤں نے بم دھماکہ میں شہید ہونے والے کارکنوں کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مذکورہ بالا راہنماؤں نے ایک قریبی ہمسایہ ملک کی پاکستان میں فرقہ وارانہ سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اور ہمسایہ ملک کے ارباب حل و عقد کو متنبہ کیا کہ وہ اپنی جارحانہ سرگرمیوں کو فی الفور بند کرے۔ نیز حکومت بھی خانہ فرہنگ ایران کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔ تاکہ ہمسایہ ملک کی وسیع تر انقلاب کی پالیسی اور علماء کرام کا قتل ملک میں انارکی کا باعث نہ ہو۔

مولانا صادق حسین اور دیگر راہنمایان کی شہادت پر گہری تشویش کا اظہار

فنانس سیکرٹری مولانا اللہ وسایا

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی فنانس سیکرٹری مولانا اللہ وسایا ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے صدر حاجی بلند اختر نظامی۔ سیکرٹری حاجی طارق سعید خان نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں جمعیت علماء اسلام جھنگ کے راہنما مولانا سید صادق حسین شاہؒ۔ مولانا رشید احمد مدنی۔ حاجی عزیز الرحمانؒ۔ قاری محمد طلحہ کے المناک قتل پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ بالا علماء کرام کی تحریک ختم نبوت کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

انہوں نے کہا مذکورہ بالا راہنماؤں کا قتل گورنمنٹ پنجاب کے چہرہ پر بدنما داغ ہے۔ ابھی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ۔ مولانا ایثار القاسمیؒ ، میاں اقبال حسینؒ کے خون کی سرخی خشک نہیں ہوئی تھی کہ ملک و ملت کے دشمنوں نے جھنگ کے محبوب لیڈروں کو ان سے جدا کر دیا۔

انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف کے دور اقتدار میں جتنے علماء کرام قتل کئے گئے اتنے سابقہ ادوار میں مجموعی طور پر قتل نہیں ہوئے۔ حکومت مٹھی بھر لوگوں کو خوش کرنے کے لئے تحریک ختم نبوت اور تحریک مدح صحابہؓ کے قائدین کو تہہ تیغ کروا رہی ہے۔ جتنے راہنما شہید کئے گئے کسی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچانا حکومت کے کردار کو مشکوک بناتا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے شہداء کرام کی مغفرت کی دعا کی کہ خداوند قدوس انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام

لورالائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ دارالعلوم لورالائی میں سیرت النبی کے موضوع پر ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا، جس کی صدارت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الاحد عرف قل خان مہتمم مدرسہ نعمانیہ لورالائی نے کی جس میں قاری مولانا حضرت انوار الحق حقانی خطیب جامع مرکزی مسجد کوئٹہ نے سیرت النبی کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا بہت زیادہ مسائل کا شکار ہے اور تمام باطل ازم ناکام ہو چکے ہیں، انہوں نے اسلامی نظام خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں پر تفصیل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام ہی تمام مسائل کا واحد اور مکمل حل ہے۔ جو ہمیں نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی طور پر بھی متحد رکھ سکتا ہے اور دشمنوں سے بھی عہدہ برآ ہونے کی طاقت عطا کرتا ہے۔

مرکزی جامع مسجد لورالائی میں سیرت النبی کے ایک اور جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ خاتم الانبیاء اس وقت مبعوث ہوئے جب انسان شرک

وبدعت میں مبتلا تھے اور ہر سو اندھیرا تھا اخلاق تباہ ہو چکے تھے سابقہ جلائی ہوئی مشعلیں بجھ چکی تھیں۔ ہر طرف تاریکی تھی روشنی کی ایک ایک کرن کا دور دور تک نشان نہ تھا۔ انسانیت تھرا رہی تھی۔ ختم ہو چکی تھیں لوگوں نے بیت اللہ شریف کو بت خانہ بنا رکھا تھا۔ ان حالات میں رحمت دو عالم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی ولادت ہوتے ہی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوئیں۔ چالیس سالہ پاکیزہ زندگی گزارنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج رکھا۔ نبوت ملتے ہی آپؐ نے دنیا کو ایک انقلابی زندگی عطا کی۔ آپؐ کی دعوت و ہدایت عام ہوتی گئی۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ تھوڑے ہی عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ صدیوں کے دشمن کو بھائی بھائی بنا دیا۔ مولانا تونسوی نے کہا کہ ایک گمراہ شخص ملا اٹکی نے نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام کے ارکان خمسہ نماز روزہ حج زکوٰۃ کو منسوخ قرار دے کر فتنہ ذکریت کی بنیاد ڈالی۔ ختم نبوت کے پروانے یہ عہد کر چکے ہیں کہ ذکریوں کا فرضی حج بند کرا کے دم لیں گے۔ مولانا تونسوی نے مطالبہ کیا کہ اگر موجودہ حکومت اسلام کے ساتھ مخلص ہے تو اسے فوری طور تربت میں واقع کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کرے۔

ذکریوں سے قبل مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی انگریز کی سازش اور ریشہ دوانی سے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جسے امت محمدیہ نے ناکام بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور آخر کار بفضل خدا قادیانی مرزائیوں کو وطن عزیز پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ جلسہ سیرت النبیؐ کے اختتام پر ایک عیسائی خاندان نے اسلام قبول کیا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر قبول اسلام کرنے والے عیسائی بدر مسیح کا اسلامی نام بدر الدین رکھا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی اہلیہ نے بھی اسلام قبول کیا انہوں نے کہا کہ ہم نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے۔

اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو ہر قسم کی نسلی ولسانی اور دیگر تفریق کو ختم کرتا ہے۔ اور ایک بین الاقوامی معاشرہ کے قیام میں بہترین عمل ثابت کرتا ہے۔

ملک عطا محمد صاحب آف خانقاہ سراجیہ انتقال فرما گئے.......

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر صاحب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے برادر نسبتی محترم ملک عطا محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ جملہ قارئین احباب جماعت ختم نبوت سے دعائے مغفرت مع ایصال ثواب کی درخواست ہے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں بہترین مقام عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

بقیہ: اثر مباہلہ

تھے جو قدرت حق کے علانیہ نمونہ تھے ایسی کھلی و زبردست شہادت کے رہتے ہوئے یہ بندہ درہم و دینار کس کس طرح پر پردہ ڈالتے ہیں، اب حق پسند و انصاف بین حضرات اس کو خوب غور سے ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ اس مدعی کے نبی اور مجدد کو ماننے والے کیسے صاف و صریح واقعہ کو جھٹلا کر جھوٹے کی پیروی میں کس قدر سرگرم ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر کے خوب دنیا کماتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

ابو محمود محمد اسحاق غفرلہ الرزاق ماہ صفر ۱۴۱۲ھ

بقیہ: فقیر محمدؒ کی رحلت

۔یہی لوگ ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہوئے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء کو ہند میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چارسدہ میں "کابل ملا" سے حاصل کی۔ پھر امرتسر مدرسہ نعمانیہ تشریف لے گئے۔ حضرت مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے چہرے پر ولایت اور نیکی کے اثرات محسوس کر لئے اس لئے خصوصی توجہ فرمائی اور اپنی اولاد کی طرح تربیت فرمائی۔ ظاہری علوم کے حصول کے بعد آپ کے استاد محترم نے آپ کو اپنے شیخ اور وقت کے مجدد حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت اقدس میں پیش کیا حضرت والاؒ نے آپ کو بیعت کیا اور وظائف کی تلقین کی۔ حضرت سے بیعت ہوتے ہی آپ پر خشیت الٰہی کا غلبہ ہوا اور آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ شیخ محترم حضرت تھانویؒ نے آپ کی حالت سے اندازہ لگایا کہ یہ خشیت الٰہی آپ کو عطیہ خداوندی ہے اس لئے آپ کو "بکاء" رونے والے کا خطاب دیا۔ آپ جب حضرت تھانویؒ کی مجلس میں تشریف لے جاتے تو حضرت تھانویؒ فرماتے "ہماری مجلس کے رونق آ گئے" جلد ہی آپ نے تصوف کی منازل طے کیں۔ اور حضرت تھانویؒ نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت تھانویؒ کی وفات کے بعد آپ اپنے استاد محترم مفتی صاحب کی خدمت میں رہے حضرت مفتی صاحب کی وفات کے بعد حضرت تھانویؒ اور حضرت مفتی صاحبؒ کے ہزاروں عقیدت مندوں نے آپ کی طرف رجوع کیا۔ بڑے بڑے علماء کرام نے آپ سے بیعت کی۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ مولانا یوسف خان بنوری مولانا قاری سعید الرحمان مولانا سلیم اللہ خان مولانا حسن جان صوفی محمد اسلم مولانا محمود الحسن مولانا سید عبد الکریم مولانا محمد احمد تھانوی مولانا قمر الحسن مولانا عبید اللہ نواب فقیر خان جیسے علماء کرام آپ کے فیض یافتہ خلفاء میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ ہزاروں مریدین آپ کے ذریعہ دین کی طرف راغب ہوئے اور سنتوں پر عمل کرنے والے بن گئے۔ آپ کا گریہ اور آپ کی دعا کے لئے بڑے بڑے لوگ دور دراز سے آتے اور آپ سے دعائیں حاصل کرتے۔

علم باطنی کے ساتھ علم ظاہری کے لئے آپ نے جامعہ امداد العلوم مال روڈ پشاور میں قائم کیا جس سے ہر سال ڈیڑھ سو علماء کرام فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں۔ اور اس طرح سینکڑوں بچے حفظ کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ لنڈی ارباب میں حفاظ کا مدرسہ فریدیہ ہارونیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا جس میں دو سو بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ خلیفہ حضرت والا کی وفات کے فوراً بعد حضرت شیخ مخدوم و مرشد مولانا فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اہل حق سے وابستہ اہل دین کے لئے بہت ہی عظیم صدمہ ہے جس کا درد اور کمی عرصہ تک محسوس کی جائے گی اور لوگ عرصہ دراز تک آپ کی دعاؤں کو یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا فقیر محمد صاحبؒ کی قبر پر رحمتوں کی بارش فرمائے۔ اور عقیدت مندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آپ کی اولاد

آپ کے خلفاء کرام کو توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ : کسبِ حلال

عبداللہ بن سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا حلال روزی کی تلاش فرض کے بعد فرض ہے۔ (مشکوٰۃ) حضرت رافع بن خدیجؓ ہیں کہ حضور اکرمؐ سے سوال کیا گیا کون سی کمائی سب سے زیادہ پاکیزہ ہے آپ نے فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ سے محنت کرنا اور ہر جائز تجارت (مشکوٰۃ) حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسی حالت میں مر جاؤں کہ اپنے محنت سے اپنی روزی تلاش کرتا ہوں تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ خدا کی راہ میں غازی ہو کر مروں۔

(اخلاقیات)

اس سے یہ نتیجہ ہرگز اخذ نہ کیا جائے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں نماز کی اہمیت نہ تھی بلکہ آپؓ تو عامل بھی ایسے مقرر کرتے تھے جس کی نماز اچھی ہوتی تھی مراد یہ ہے کہ رزق حلال کمانا نماز سے بھی اہم ہے کیوں کہ نماز حقوق اللہ میں سے ہے اور رزق حرام میں حقوق العباد کو تلف کرنا پڑتا ہے اور قیامت میں حقوق اللہ تو معاف ہو سکتے ہیں مگر حقوق العباد کا مسئلہ مشکل ہے۔ حضرت عمرؓ کے ہی بارے میں ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں کہ تلاش روزی میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔ مقصد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ محنت اور جدوجہد بھی ہونی چاہیئے۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ عبادت اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے اس کی کنجی دعا ہے اور لقمہ حلال اس کنجی کے دندانے ہیں اسلاف کا مقولہ ہے کہ چالیس دن تک مشتبہ مال کھانے والے کا دل سیاہ ہو جاتا ہے حضرت ابن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ ایک مشتبہ درہم اگر اس کے مالک کو لوٹا دیا جائے تو میرے نزدیک لاکھ درہم صدقہ سے زیادہ پسندیدہ ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ اگر تم اتنی کثرت سے نمازیں پڑھو کہ تمہاری کمر خمیدہ ہو جائے اور اتنے روزے رکھو کہ بال کی طرح دبلے پتلے ہو جاؤ لیکن اگر حرام سے پرہیز نہ ہو تو نہ وہ نمازیں مفید ہیں اور نہ روزے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ سود کا ایک درہم تیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے جبکہ زنا بھی حالت اسلام میں ہو۔ (کیمیائے سعادت) باری تعالیٰ ہمیں رزق حلال کھانے کی توفیق نصیب فرمائے اور حرام و مشتبہ مال سے بچائے۔ آمین۔

بقیہ : اللہ کے نیک بندے

خوشحالوں کی آرائش ہے، اور اگر میں تم دونوں کو دنیوی زینت سے آراستہ کرنا چاہوں۔ تاکہ فرعون اس کو دیکھ کر یقین کر لے کہ اس کی قدرت اس سے بالکل عاجز ہے جو تم دونوں کو عطا کی گئی ہے۔ تو ضرور آراستہ کر دوں۔ لیکن میں تم کو اس سے روکتا ہوں اور اس کو تم سے پھیرتا ہوں، اور میں اپنے اولیاء کے ساتھ اسی طرح کیا کرتا ہوں۔ اور پہلے ہی میں نے ان کے لئے خیر مقرر کر رکھا ہے اس میں ان کو دنیا کی نعمت و آسائش سے ہٹاتا ہوں۔ جس طرح مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت والی چراگاہوں سے ہٹاتا ہے اور میں ان کو اس کی خوشحالی اور عیش سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنے اونٹوں کو گندی جگہوں سے بچاتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ میں ان کو کم درجہ کا سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے تاکہ وہ میرے اعزاز میں سے اپنا حصہ صحیح و سالم رہ کر پورا پورا حاصل کر لیں۔ اور دنیا ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے۔ اور نہ خواہشِ نفسانی ان پر کوئی زیادتی کر سکے۔

اور جان لو کہ زہد فی الدنیا سے بڑھ کر کسی اور زینت سے بندے آراستہ نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ متقیوں کی زینت ہے۔ ان کے اوپر اس کا لباس ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ یعنی سکینہ اور خشوع، سجدہ کے اثر سے ان کے چہروں میں نشانی ہے۔ یقیناً یقیناً یہی میرے اولیاء ہیں۔ جب تم ان سے ملو تو ان کے سامنے تواضع اختیار کرو، اور اپنے قلب و زبان ان کے تابع رکھو اور جان لو کہ جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی یا اس کو خوف زدہ کیا تو اس نے مجھ کو جنگ کا چیلنج دیا اور مجھ سے مقابلہ کیا اور میرے سامنے اپنی ذات پیش کی اور مجھ کو اس کی طرف بلایا اور اپنے اولیاء کی مدد کے لئے سب سے زیادہ جلدی کرتا ہوں۔ کیا مجھ سے جنگ کرنے والا گمان کرتا ہے کہ مجھ کو عاجز کر دے گا؟ یا میرے مقابلہ پر آنے والا کیا گمان کرتا ہے؟ کہ مجھ سے آگے بڑھ جائے گا یا مجھ سے گزر جائے گا؟ میرے کیسے ممکن ہے جب کہ میں خود ان کا بدلہ لینے والا ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ان کی نصرت دوسرے کے سپرد نہ کروں گا۔

اور وہب بن منبہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ۔ حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ! کہ اللہ کے وہ اولیاء کون ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے باطن کو دیکھا جبکہ لوگوں نے دنیا کے ظاہر کو دیکھا اور جنہوں نے دنیا کے آجل کو دیکھا جب کہ لوگوں نے اس کے عاجل کو دیکھا پھر اس میں سے اس حصہ کو فنا کر دیا جس سے ان کو خوف ہوا کہ وہ ان کو ہلاک کر دے گا۔ اور اس حصہ میں چھوڑ دیا جس کو انہوں نے جانا کہ وہ ان کو چھوڑ دے گا، پس وہ جس کو زیادہ سمجھے تھے وہ کم نکلا اور جس کو وہ مفقود کئے ہوئے تھے وہ فوت ہو گیا اور جس کو پا کر وہ خوش ہوئے وہ رنج و غم کا سبب ہو گیا۔ پھر اس دنیا سے حاصل شدہ چیز میں سے جس نے ان کا مقابلہ کیا اس کو انہوں نے چھوڑ دیا اور جو اس پر ناحق بلند ہوئی اس کو پست کر دیا۔ دنیا ان کے پاس پرانی ہوئی۔ لیکن وہ نئی نہیں بناتے اور دنیا ان کے درمیان ویران ہوئی لیکن وہ اس کو آباد نہیں کرتے اور دنیا ان کے سینوں میں مر گئی لیکن وہ اس کو زندہ نہیں کرتے۔ وہ اس کو بیچتے ہیں اور اس سے وہ چیز خریدتے ہیں جو باقی رہے انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے چھوڑنے پر وہ خوش ہیں اور انہوں نے اس کو فروخت کر دیا اور اس میں وہ نفع ہے۔ انہوں نے دنیا داروں کو دیکھا کہ پچھاڑے پڑے ہوئے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں تو انہوں نے موت کے ذکر کو زندہ کیا اور حیات کے ذکر کو مردہ کر دیا وہ اللہ اور اللہ کے ذکر سے محبت کرتے ہیں اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ ان کا عجیب حال ہے اور ان کے پاس جو علم ہے وہ بھی عجیب ہے۔ ان کے ساتھ کتاب قائم ہے اور وہ کتاب کے ساتھ ناطق ہیں، انہی سے کتاب کا علم ہے اور وہی کتاب کے عالم ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کر لیا ہے اس کے علاوہ کسی چیز کو امان نہیں سمجھتے اور جس سے وہ ڈرتے ہیں اس کے علاوہ کسی چیز کو خوف کی چیز نہیں سمجھتے۔ (احمد)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کے بعد ہمیشہ دنیا میں چودہ حضرات ایسے رہیں گے جن کے سبب سے عذاب ہٹایا جائے گا (احمد)

اور سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ :۔

"عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ"، صلحاء کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے) محمد بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے صلحاء کے ذکر سے زیادہ قلب کے لئے نفع بخش کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیں

ارشادِ نبوی ؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"۔

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع
"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی از سرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دِل وجان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفتر ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر [illegible] الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ